REGD. NO. L.17

رجسٹرڈ نمبر ایل-۹۷

ہفت روزہ بدر قادیان
WEEKLY BADR QADIAN

جلد ۱۵ — شمارہ ۳۷

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب: فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ ۷/- روپے
ششماہی ۴/- روپے
ممالک غیر ۸/- روپے
فی پرچہ: ۱۵ نئے پیسے

۱۵ تبوک ۱۳۴۵ ہش | ۲۹ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ | ۱۵ ستمبر ۱۹۶۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق شائع شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ یکم ستمبر کو ربوہ سے راولپنڈی تشریف لے گئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ حضور کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور حضور کے سفر کو بابرکت بنائے۔ آمین۔

قادیان ۱۳ ستمبر صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

—— الحمد للہ ——

مدراس کے گورنر صاحب سے احمدیہ وفد کی ملاقات

اور

قرآن کریم (مع انگریزی ترجمہ) اور اسلامی لٹریچر کے روحانی تحفہ کی پیشکش

”مجھے قرآن شریف کی بڑی ضرورت تھی، اچھا کیا آپ میرے لئے قرآن شریف لائے“
(سردار اجل سنگھ)

مدراس کے نئے گورنر آنریبل سردار اجل سنگھ صاحب کی ملاقات کے لئے مقامی احباب جماعت کا ایک وفد مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۶۶ء کو بوقت گیارہ بجے دوپہر آنریبل گورنر صاحب بہادر کی کوٹھی موسومہ راج بھون پہنچا۔ یہ وفد مکرم مولوی کمال الدین صاحب مالاباری، مکرم محی الدین علی صاحب اور عزیز محمد کریم اللہ آر او نوجوان۔ تین افراد پر مشتمل تھا۔

چائے نوشی کے بعد وفد نے گورنر صاحب بہادر کی خدمت میں قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ اور سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اور دیگر چھوٹی بڑی انگریزی اور پنجابی کی کتابیں تحفۃً پیش کیں۔ جناب گورنر صاحب نے اس روحانی تحفہ کو حسن عقیدت سے قبول فرمایا۔ قرآن کریم کا تحفہ پیش کرتے وقت جونہی اس مبارک کتاب کو آپ کی خدمت میں آگے بڑھایا جناب گورنر صاحب بہادر نے عزت و احترام کے ساتھ اسے لیتے ہوئے فرمایا:۔

”مجھے قرآن شریف کی بڑی ضرورت تھی اچھا کیا جو آپ میرے لئے قرآن شریف لائے۔ میں نے گیتا اور انجیل وغیرہ پڑھی ہیں قرآن شریف پڑھنے کا خیال تھا سو آج وہ بھی مجھے مل گیا۔۔۔!!“

ان پرخلوص الفاظ سے صاحب موصوف کے اخلاق، نیک طبیعت، اعلیٰ رجحان کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ دوران گفتگو گورنر بہادر سردار اجل سنگھ جی نے جماعت احمدیہ سے متعلق کئی باتیں دریافت فرمائیں اور بتایا کہ آپ ہماری جماعت اور اس کی کارگذاری سے خوب واقف ہیں۔ اور پنجاب کے تعلقات جماعت کی ممتاز ہستیوں سے نہایت گہرے رہے ہیں۔ اور آپ قادیان کے مقدس مقامات سے بھی آشنا ہیں۔

مذہب اور مذہب کی ضرورت اور تبلیغ سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

”اخلاق کی بلندی ہی مذہب کی جڑ ہے۔ اور روحانی ترقی کے لئے اخلاق کی بلندی چاہیئے۔“

صاحب موصوف کے یہ دونوں جملے قابل قدر صداقت اور حقیقت کے آئینہ دار تھے ہم نے تائید کرتے ہوئے کہا کہ اسلامی تعلیمات کا لب لباب بھی یہی ہے کہ انسان با اخلاق انسان بنے۔

ملاقات کے وقت سردار اجل سنگھ صاحب کی سادگی، خندہ پیشانی سے ملاقات، خلوص دل کا اظہار، چہرہ کی مسکراہٹ، مذہبی رواداری، بات چیت میں خاص دلکش انداز خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ مذہبی میدان میں اخلاقی بلندی کی یہ بھی ایک پہچان ہے کہ گورنر کی شکل و شباہت، طور و طریق حقیقت میں نمایاں رہیں یہ تو ظاہری چیزیں ہیں۔ باطن کی ترجمانی انسان کی زبان اور اعمال کرتے ہیں۔

اس موقعہ پر ہم نے جماعت احمدیہ کی طرف سے منائے جانے والے جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب اور اس کی افادیت کا تذکرہ کیا جسے آپ نے پسند فرمایا اور موقعہ ملنے پر ایسے جلسوں میں بخوشی شریک ہونے کا وعدہ فرمایا۔

اس طرح پر یہ وفد اس ملاقات کی اچھی یادیں دل میں لئے بعد اجازت راج بھون سے رخصت ہوا۔

فالحمد للہ علی ذالک

جلسہ سالانہ قادیان اور ربوہ کی تاریخوں کا اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب جماعت اپنے اس روحانی اجتماع میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے حصہ لیں جو حضور نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے فرمائی ہیں۔

اسی طرح جلسہ سالانہ ربوہ کی تاریخوں کی اطلاع بھی موصول ہوئی ہے کہ امسال جلسہ سالانہ ربوہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶-۲۷-۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کو ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر دو مراکز میں ہونے والے روحانی اجتماعوں کو پہلے سالوں سے کہیں بڑھ کر کامیاب فرمائے آمین۔

خاکسار:۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے

قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کے متعلق ایک بابرکت تحریک

اور

احباب جماعت کا فرض

(از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ماہ فروری ۱۹۶۶ء میں ایک بابرکت تحریک زمانہ جبر میں حضور نے تمام احباب جماعت کو قرآن کریم ناظرہ باترجمہ اور پھر تفسیر کے ساتھ پڑھنے پڑھانے کی طرف بڑے ہی دلنشین انداز میں توجہ دلائی۔ حضور نے اس سکیم کے متعلق متعدد خطبات ارشاد فرمائے۔ اور اب بھی قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کے بارہ میں متواتر حضور کے خطبات آرہے ہیں جو سلسلہ کے اخبارات میں شائع ہو کر احباب تک پہونچ رہے ہیں۔ اس معین سکیم کے متعلق حضور کا ارشاد فرمودہ ابتدائی خطبہ پہلے بدر میں شائع ہوا۔ اس کے بعد نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے اسے ایک کتابچہ کی شکل میں شائع کر کے تمام جماعتوں میں بھجوایا گیا۔ امید ہے کہ احباب نے ان سب خطبات کو بغور مطالعہ فرمایا ہوگا اور اپنے یہاں اس کے مطابق عملدرآمد شروع کر دیا ہوگا۔

جہاں تک مرکز سلسلہ قادیان کا تعلق ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر جگہ احباب کرام نے اپنے محبوب امام کی آواز پر نمایاں رنگ میں لبیک کہا ہے۔ اور اس کی تعمیل میں روز کا پروگرام دیکھ کر دل میں خوشی اور ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے

حضور کا ارشاد موصول ہوتے ہی اگرچہ ایک حصہ مخلصین نے قرآن کی تعلیم و تعلّم کا سلسلہ جاری کر دیا تھا لیکن اس دائرہ کو زیادہ وسیع کرنے اور زیادہ سے زیادہ احباب کو اس مبارک تحریک سے اچھی طرح آگاہ کر کے اس میں شامل کرنے کی غرض سے حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر مقامی کی زیر ہدایت لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے جنرل سیکرٹری حکیم بدر الدین صاحب عامل نے مورخہ ۲۲ راگست کو مسجد اقصےٰ میں سب مقامی احباب کا ایک مشترکہ مجموعی اجلاس طلب کیا (جس کی مفصل روئداد اخبار بدر میں شائع ہو چکی ہے)

الحمدللہ کہ یہ اجلاس ہر طرح سے کامیاب رہا۔ اس مبارک تحریک کی مقبولیت اور احباب جماعت کی فدائیت اور قرآن کریم سے محبت کا نتیجہ ہے کہ اس وقت قادیان کے محلہ احمدیہ کی فضا ہی بدل چکی ہے۔ ہر گھر میں عورتیں بچے بوڑھے اور جوان کبھی قرآن کریم پڑھتے رہتے ہیں۔ کوئی قرآن کریم ناظرہ پڑھ رہا ہے تو کوئی ترجمہ یاد کر رہا ہے۔ اور کوئی اس کے گہرے مطالعہ میں مصروف ہے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث نے جو کشفی رنگ میں ایک نور کا مشاہدہ فرمایا تھا۔ جو ساری دنیا پر محیط ہو رہا تھا۔ بعینہٖ اس نظارہ کا ایک چھوٹا سا نمونہ اس وقت احمدیہ محلہ میں نظر آرہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہر گھر میں انفرادی طور پر صبح و شام کے وقت قرآن کریم کی تلاوت کے علاوہ ۸۳ احباب و خواتین کے لئے باقاعدہ پروگرام کے تحت کلاس وار مختلف اوقات میں قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ان میں ۴۸ احباب و خواتین مختلف اوقات میں قرآن کریم ناظرہ پڑھ رہے ہیں۔ جن میں سے ۲۳ مرد ۱۹ اطفال اور ۶ خواتین ہیں۔ ۳۰ افراد کو باقاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا جا رہا ہے۔ جن میں ۲ مرد ۱۹ اطفال اور ۹ خواتین ہیں۔

اس کے علاوہ اجتماعی طور پر قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کے لئے مسجد مبارک، مسجد اقصےٰ اور مسجد ناصر آباد میں عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد باقاعدہ طور پر سات کلاسیں جاری ہیں۔ جن میں احباب جماعت اپنی اپنی سہولت اور لیاقت کے مطابق شریک ہوتے ہیں۔ ان ساتوں کلاسز میں تعلیم پا رہے احباب کی مجموعی تعداد ماشاء اللہ ۱۰۷ ہے۔ اس تعداد میں خواتین شامل نہیں۔ خواتین کے لئے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام سات مختلف گروہوں میں اجتماعی طور پر قرآن کریم باترجمہ پڑھایا جا رہا ہے۔ جن میں مجموعی طور پر ۴۵ خواتین مع بڑی عمر کی بچیوں کے تعلیم پا رہی ہیں۔ اس طرح خدا تعالےٰ کے فضل سے مرکز سلسلہ میں اس سکیم کے ماتحت اس وقت کل ۲۳۸ افراد خلافت کی برکت سے مختلف رنگ میں علوم قرآنیہ کا استفادہ کر رہے ہیں مردوں کے ساتھ مقامی لجنہ اماء اللہ بھی اپنی صدر صاحبہ کی ہدایات کے تحت مستعدی سے کام میں مصروف ہے۔ اللہ تعالےٰ سب کے اخلاص اور محبت میں برکت دے۔

مردوں میں سے حسب ذیل احباب اس وقت تعلیم القرآن سکیم کے ماتحت معلّم کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(الف) ترجمۃ القرآن پڑھانے والے دوست۔

(۱) مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری

(۲) ” چوہدری مبارک علی صاحب۔

(۳) ” مولوی عبد القادر صاحب دہلوی

(۴) ” مولوی محمد عمر علی صاحب بنگالی۔

(۵) ” مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب

(۶) ” عزیز مولوی شبیر احمد ناصر

(۷) ” مولوی بشیر احمد طاہر

(۸) اور خاکسار مرزا وسیم احمد۔

(۹) بعض اطفال بھی علیحدہ طور پر قرآن کریم کا ترجمہ مکرم مولوی علی محمد صاحب درویش حقانی سے پڑھتے ہیں۔

(ب) حسب ذیل احباب قرآن کریم ناظرہ باقاعدہ طور یسرنا القرآن پڑھاتے ہیں:۔

(۱) مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم

(۲) ” مولوی محمد اسحٰق صاحب درویش

(۳) مکرم مرزا عبد اللطیف صاحب۔

(۴) ” سید بدر الدین صاحب۔

(۵) ” محمد شفیع صاحب عابد

(۶) ” مولوی محمد احمد صاحب کنانا افغانان

(۷) ” صوفی علی محمد صاحب درویش عدّاد۔

(۸) عزیز عبد الکریم صاحب ملکانہ

(۹) انوار الحسن صاحب۔

(ج) لجنہ اماء اللہ کے انتظام کے تحت حسب ذیل خواتین معلمات کی خدمت بجا لا رہی ہیں:۔

(۱) سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

(۲) محترمہ استانی صادقہ صاحبہ صدر لجنہ مقامی قادیان اہلیہ حضرت امیر صاحب

(۳) محترمہ استانی خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب

(۴) محترمہ استانی معراج سلطانہ صاحبہ اہلیہ حکیم بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ

(۵) محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر

(۶) محترمہ منظور بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی بشیر احمد صاحب خادم

(۷) عزیزہ نذیرہ بیگم صاحبہ بنت میاں عبد الرحیم صاحب سندھی

(۸) محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمود زمان صاحب

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سب پڑھنے پڑھانے والوں کے دلوں کو انوار قرآنیہ سے معمور فرما دے اور انہیں قرآنی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

احباب جماعت سے گذارش

مرکز میں اس بابرکت سکیم پر جس طرح عمل کیا جا رہا ہے۔ گو ابھی اس میں بھی بڑی ترقی کی گنجائش موجود ہے۔ تاہم اسے قدرے تفصیل سے میں نے اس غرض سے ذکر کیا ہے کہ اس کی روشنی میں بیرونجات کے احباب کو اپنے یہاں اس نہج پر پروگرام مرتب کرنے میں آسانی ہو۔ اور مرکز کا نمونہ ان کے لئے مشعل راہ کا کام دے۔

احباب کو یہ بات اچھی طرح سے سمجھ لینی چاہیئے کہ ایسے نیک کاموں کو جہاں تک ممکن ہو جلد سے جلد شروع کر دینا چاہیئے۔ اس کے لئے تاخیر کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ کے خاص فضل کے تحت جو انوار قرآنی خلافت کی برکت سے ساری جماعت پر اس وقت نازل ہو رہے ہیں۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھائے اور میدان عمل میں کود جائے۔ اور نازل ہونے والے انوار و برکات سے حصہ پانے کی پوری سعی کرے اس سلسلہ میں سستی دکھانا محرومی کی علامت ہے۔ اور امام کی ہدایت کے ماتحت عمل کرنے میں سعادت ہے۔ تمام احباب جماعت کے عہدیداران بالخصوص صدر صاحبان و سیکرٹریان تبلیغ و تعلیم کا فرض ہے کہ اپنی جماعت کا دینی جائزہ لے کر اپنے میں سے کسی پڑھے لکھے کو اس کام کے لئے مقرر کر دیں اور پھر خدا کا نام لے کر اس کام کو شروع کر دیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے کام میں برکت ڈالے گا۔ باترجمہ قرآن مجید سیکھنے کے لئے تفسیر صغیر ایک بڑی نعمت ہے۔ احباب اس سے فائدہ لیں اور معارف و نکات قرآنیہ سے ذاتی واقفیت حاصل کریں۔ اور اپنے گھروں کو جنت کا نمونہ بنائیں اور اپنی عاقبت کو سنوار لینے کا اہتمام کریں۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی دس صفات حسنہ

(جن سے)

اس کی عظمت و شان اس کے فوائد اور اس کی روحانی تاثیروں کا اظہار ہوتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۲۲ر جولائی ۱۹۶۶ء بمقام گھوڑا گلی مری)

(مرتبہ:۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد اور تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورہ حٰم السجدۃ کی پہلی تین آیات کی تلاوت فرمائی

حٰمٓ ۔ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۔ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۔

(حٰم سجدہ)

پھر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم ہی میں اس

کلام مجید کی عظمت اور اس کی شان

اور اس کے فوائد اور اس کی روحانی تاثیروں کو مختلف پیرایوں میں بڑے زور کے ساتھ بڑی وضاحت کے ساتھ بڑی فصاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے ان مختصر سی تین آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی دس صفات حسنہ بیان کی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پہلی صفت اس کتاب، اس قرآن کی یہ ہے کہ یہ تنزیل من الرحمٰن ہے۔ الرحمٰن خدا کی طرف سے اسے نازل کیا گیا ہے اور رحمٰن خدا کی رضا جن راہوں سے ملتی ہے ان کا اس میں ذکر ہے الرحمٰن اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ ایک ایسی ہستی ہے جو بغیر استحقاق کے بھی اپنے بندوں کو اپنی رحمتوں سے نوازتا رہتا ہے

اللہ تعالیٰ نے یہاں ایک تو یہ ارشاد فرمایا کہ ابھی انسان دنیا میں پیدا بھی نہیں کیا گیا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے علم غیب میں قرآن کریم جیسی کامل اور مکمل کتاب موجود تھی جس نے بنی نوع انسان کو روحانی رفعتوں تک پہنچانا تھا۔

دوسرے

تنزیل من الرحمٰن کے یہ معنی

ہیں کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں ہدایات ایسے ذکر، خدا تعالیٰ کی حمد کے ایسے طریق بتائے گئے ہیں کہ اگر انسان ان پر کاربند ہو تو وہ رحمٰن خدا کو خوش کرنے والا ہوگا۔ اور عمل محدود ہونے کے باوجود غیر محدود جزا اور ثواب کا مستحق ٹھہرایا جائے گا۔

ہندو مذہب کی اس بگڑی ہوئی شکل میں اللہ تعالیٰ کو نہ رحمٰن مانا جاتا ہے نہ رحمٰن سمجھا جاتا ہے اس لئے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان اس مختصر زندگی میں جو اعمال بجا لاتا ہے تو اس کا بدلہ بھی رحیم خدا ہی دیتا ہے۔ رحمٰن خدا کا ان کے نزدیک تصور ہی نہیں چونکہ یہ اعمال محدود ہوتے ہیں۔ ان کا بدلہ ان کی جزا بھی محدود ہوتی ہے اور جب محدود اعمال کا محدود بدلہ انسان کو مل جاتا ہے تو پھر ایک نئی جون میں اس دنیا میں واپس بھیج دیا جاتا ہے کہ اگر اور انعام حاصل کرنے ہیں تو پھر دنیا میں جا کے اور عمل کرو پھر تمہیں اور انعام ملے گا۔

لیکن یہاں

اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا

کہ قرآن کریم کو نازل کرنے والی پاک اور قادر و توانا ہستی وہ ہے جو رحمانیت کی صفت سے متصف ہے۔ اور قرآن کریم میں وہ ہدایتیں، وہ احکام، وہ فرائض، وہ دعائیں، اللہ تعالیٰ کی حمد کے وہ طریقے بتائے گئے ہیں کہ اگر تم ان پر عمل کرو گے تو رحمٰن خدا خوش ہوگا اور تمہارے محدود اعمال کا غیر محدود بدلہ تمہیں دے گا

(۲) دوسری صفت قرآن کریم کی ان آیات میں یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ تنزیل من الرحیم ہے اس قادر و توانا ہستی کی طرف سے نازل کی گئی ہے جس کی صفات حسنہ میں سے ایک صفت رحیمیت کی ہے جیسا کہ

ہمیں اس طرف متوجہ کیا گیا

اور ہمیں امید دلائی گئی کہ ہم جو اعمال بھی اس کی خوشنودی کے لئے بجا لائیں گے۔ ہم جو قربانیاں اس کی رضا کی خاطر کریں گے ہم جو ایثار کے نمونے محض اور محض اس کے لئے دنیا کے سامنے پیش کریں گے وہ قادر ہستی اس بات پر قادر ہے کہ ہمارے ان اعمال کا بدلہ دے اور جزا دے۔

بہت دفعہ اس دنیا میں انسان انسان کی اس رنگ میں خدمت کرتا یا خوشامد کرتا ہے کہ جتنا بدلہ اس خوشامد اور اس خدمت کا خوشامد کرنے والے اور خدمت کرنے والے کو ملنا چاہیئے وہ بدلہ وہ شخص دے ہی نہیں سکتا اور اس کی طاقت میں یہ ہوتا ہے کہ وہ اس قسم کا بدلہ دے۔

اور جو مشرک لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسری ہستیوں کی عبادت کرتے ہیں اور پوجا کرتے ہیں ان کے لئے قربانیاں دیتے ہیں مثلاً ہم سے بھی بہت زیادہ قربانیاں دینے والی اس وقت دنیا میں عیسائی قوم ہے وہ عیسٰی یسوع مسیح جن کو انہوں نے خدا بنا دیا ہے۔ ان کی خاطر جانی قربانیاں بھی دے رہے ہیں اور مالی قربانی بھی دے رہے ہیں اور ان کی عورتیں بھی ان کے مرد بھی انتہائی قسم کی قربانیاں اپنے باطل مذہب اور شرک کی خاطر اس وقت دے رہے ہیں اور اپنے اس معبود کی خدمت میں جو در اصل مردہ ہے زندہ نہیں (ایک نبی ہونے کے لحاظ سے تو زندہ ہیں۔ لیکن بطور معبود ہونے کے وہ اس دنیا سے کوئی تعلق نہیں رکھتے) ان کی خدمت میں وہ

ایثار کے نمونے

پیش کر رہے ہیں کہ آدمی کو بعض دفعہ ان پر رشک آتا ہے۔ افریقہ کے جنگلوں میں جب کہ اربوں ڈالر خرچ کرکے، اتنے پیسے ہونے کے باوجود بھی ہر قسم کی جذباتی اور جسمانی تکلیف گوارا کرکے وہ لوگوں میں عیسائیت پھیلانے میں کوشاں ہیں لیکن جس کے لئے وہ یہ کوشش کر رہے ہیں اور قربانیاں دے رہے ہیں اور اموال کو خرچ کر رہے ہیں اس میں یہ طاقت نہیں کہ ان لوگوں کو ان قربانیوں کا بدلہ دے۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے کہ تم کسی ایسی ہستی کے لئے ایثار اور قربانی نہیں مانگ رہے جس میں بدلہ دینے کی طاقت ہی نہ ہو بلکہ قرآن کریم کی ہدایات کے مطابق تم جو تکالیف بھی برداشت کرو، جو مجاہدات بھی بجا لاؤ۔ جو قربانیاں بھی دو وہ اس خدائے رحیم کے لئے ہوں گی کہ جس کی طاقت میں ہے کہ جتنا تم کرو اس سے زیادہ تمہیں بدلہ ہی دے کیونکہ رحیمیت کے ساتھ اس بات کا بھی تعلق ہے کہ وہ نیک اعمال کو بڑھاتا ہے اضعافاً مضاعفہ کر دیتا ہے۔ ایک بیج کی طرح جس طرح بیج مٹی میں ڈالا جاتا ہے اور وہ بڑھتا ہے پھولتا ہے اور پھلتا ہے اور ایک دانہ سے سو، پانچ سو، سات سو تک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رحیمیت کے ماتحت ایسا انتظام کیا ہے کہ وہ انسان کے اعمال کو بطور بیج کے ایک ایسی جگہ میں رکھتا ہے جہاں وہ اعمال بھی بڑھتے رہتے اور پھیلتے ہیں اور اخروی زندگی میں کئی گنا زیادہ ہمیں اپنے اعمال کا بدلہ مل جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ جس کے اندر یہ صفت پائی جاتی ہے کہ چونکہ یہ خدائے رحیم کی طرف سے نازل شدہ ہے تم جو بھی اعمال قرآن کریم کی منشاء کے مطابق ہدایات کے مطابق بجا لاؤ گے وہ ضائع نہیں جائیں گے۔

تحقیق ان کا اجر ملے گا اور بڑا ہی اچھا اجر ملے گا۔

تیسری صفت

اس کی یہ بیان فرمائی ہے کتابٌ فُصِّلت آیاتُہٗ کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کے احکام اور جس کی ہدایتیں مختصر اور مجمل طور پر بیان نہیں کی گئیں۔ جتنا کسی چیز میں اجمال کو مدنظر رکھا جائے اتنا ہی اس کے سمجھنے کے لئے زیادہ فراست، زیادہ بیدار مغزی اور زیادہ ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کوئی الہامی کتاب بہت ہی مختصر ہوتی بہت سے لوگ اپنے رب کے حضور یہ عذر پیش کر سکتے تھے کہ اے خدا! تیرا ہدایت نامہ آیا تو سہی مگر وہ اس قدر اجمال کے ساتھ بیان کیا گیا تھا کہ ہم اپنی ناقص سمجھ کے مطابق اس حقیقت کو پہنچ نہیں سکتے تھے اس لئے ہم اس کے فیض سے محروم رہے۔

اللہ تعالیٰ یہاں یہ فرماتا ہے کہ اس کتاب میں جو احکام بھی بیان کئے گئے ہیں ان کو اچھی طرح کھول کر اور تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے تفصیل سے کھول کر بیان کرنے کے اللہ تعالیٰ نے

دو طریق امتِ محمدیہ میں جاری کئے ہیں

ایک تو یہ کہ خود قرآن کریم کے الفاظ بڑے تفاصیلی مضامین کے حامل ہیں۔

دوسرے یہ کہ پھر بھی کوئی شخص کہہ سکتا تھا کہ ہم میں اتنی سمجھ نہ تھی کہ قرآن کریم کے تمام الفاظ کی تحقیق کرتے اور ہمیں ان کے مطالب کی تفاصیل پر اطلاع ہوتی تو اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی یہ سلسلہ جاری کیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد آپ کے ظل اس امت میں پیدا کئے جو اپنے اپنے وقت میں [illegible] کی ضرورت کے مطابق قرآن کریم کے مطالب اپنے رب سے حاصل کرتے رہے۔ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ لاکھوں اقوال جو کتب احادیث میں جمع کئے گئے ہیں وہ حقیقتاً قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ عام طور پر وہ لوگ جو علم کے لحاظ سے ایک بلند مقام پر نہیں ان کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ حضرت کا کونسا قول قرآن کریم کی کس آیت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ کونسی حدیث کس آیت یا آیت کے کس ٹکڑے کی تفسیر ہے اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے اشارہ فرمایا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے منہ سے جو باتیں بھی نکلیں۔۔۔ حقیقتاً قرآن کریم کی ہی تفسیر تھیں قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت سے ان باتوں کا تعلق ہے آپ کے بعد آپ کے ماننے والوں میں آپ سے پیار کرنے والوں میں آپ سے محبت کرنے والوں میں آپ کی اتباع کرنے والوں میں آپ پر جان نثار کرنے والوں میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو آپ کی محبت میں اور آپ کے وجود میں ایک حد تک یا بہت حد تک فنا ہوئے اور اپنی اپنی استطاعت کے مطابق انہوں نے قرآنی علوم کو حاصل کیا اور دنیا میں پھیلایا تو کتابٌ فُصِّلت آیاتُہٗ کے

ایک معنی یہ ہیں

کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دنیا میں ایسے لوگوں کو پیدا کرتا رہے گا جن کو خود قرآنی علوم سکھائے گا۔ اور وہ لوگ قرآنی آیات کی تفاصیل بنی نوع انسان میں پھیلائیں گے اور ان تک پہنچائیں گے۔

ہر دو لحاظ سے قرآن کریم کی بڑی عظمت اور بڑی شان ہے یعنی اس معنی کے لحاظ سے بھی کہ اختصار الفاظ کے باوجود تفصیل کافی حد تک تسلی بخش حد تک قرآن کریم میں پائی جاتی ہے اس قسم کا اجمال نہیں کہ انسان اپنے علم اور اپنی ضرورت کے مطابق جو اس سے حاصل کرنا چاہیے حاصل نہ کر سکے اور دوسرے معنے کے لحاظ سے بھی کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کو کھول کھول کر دنیا کو سنانے والے ہوں گے۔ اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ قرآن کریم کے اس چھوٹے سے ٹکڑے میں جو مضمون بیان کیا گیا ہے وہ سب ہی عملاً وقوع میں آیا ہے۔

چوتھی صفت

قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ قُرآناً ہے۔ قرآن کے معنی ہیں ایسی آسمانی کتاب جس میں پہلی کتب سماویہ کے بنیادی اصول اور ہدایتیں جمع ہوں یہی نہیں بلکہ قرآن کے معنی میں یہ بھی ہے کہ جس میں تمام علوم کے اصول بیان ہو گئے ہوں۔ میں اس وقت تفصیل میں نہیں جا سکتا صرف ایک دنیوی اصول جو دنیا کے علوم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے وہ بتا دیتا ہوں اور قرآن کریم نے بڑے زور [illegible] کے ساتھ اسے بیان کیا ہے وہ یہ کہ دنیا یہ مادی کارخانہ اللہ تعالیٰ نے ایک قانون کے ساتھ باندھا ہوا ہے۔

یہ ایک بنیادی اصل ہے

جس کا ہر دنیوی علم کے ساتھ تعلق ہے۔ [illegible] جا رہے علوم نے جتنی بھی ترقی کی ہے [illegible] اب جو غیر مسلم مغربی اقوام ہیں اور بعد میں کچھ مشرقی اقوام نے دنیوی اور مادی علوم میں جو ترقی کی ہے ان کے ہر علم کی بنیاد اسی اصل کے اوپر ہے۔ اور یہ اصل انہوں نے دراصل مسلمان سائنٹسٹ اور مسلمان علماء سے لیا ہے۔ ڈارک ایجز جو کہلاتی ہے۔ یعنی وہ زمانہ جس میں عیسائی ملک اور غیر مسلم اقوام نہایت پستی کی حالت میں زندگی گزار رہی تھیں مسلمان علماء اور سائنٹسٹ ان ملکوں میں پہنچے اور ان لوگوں کو انہوں نے علم بھی سکھایا اور ساتھ یہ بنیادی اصل بھی سکھایا کہ دنیا کا ہر علم تبھی علم کہلا سکتا ہے یعنی اسے نظام میں باندھا جا سکتا ہے جب اس اصل کو تسلیم کیا جائے جو قرآن کریم نے بتایا ہے کہ کوئی چیز بھی قانون سے باہر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سُنّتِ جاریہ ہے جسے قانونِ قدرت کہتے ہیں اور جب ہم اسے قانونِ قدرت کہتے ہیں تو یہ ایک ناقص اصطلاح ہے۔ جب ہم اسے سُنّت اللہ کہتے ہیں تو یہ ایک کامل اصطلاح ہے۔ قرآن کریم نے اس کو "اللہ کی سنت" یا "سُنّت اللہ" کی کامل اصطلاح سے بیان کیا ہے کہ تم اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پاتے۔ جب میں نے یہ کہا کہ "قانونِ قدرت" ناقص اصطلاح ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ

سائنس کی تاریخ

ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ جس بات کو ایک سائنسدان نے قانونِ قدرت سمجھا اور کہا۔ کچھ عرصہ کے بعد مزید تحقیق اور تجسس کے نتیجہ میں معلوم ہوا کہ دراصل وہ قانونِ قدرت نہیں تھا بلکہ قانونِ قدرت اور ہی تھا جس کو وہ غلط سمجھ رہے تھے۔ اور اس دوسرے قانونِ قدرت کے ماتحت یہ واقعات رونما ہوتے تھے۔

ہمنے کو تو یہ ایک معمولی سی مثال ہے۔ مگر ہے بڑی واضح اور وہ یہ کہ آگ جلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا ہے کہ تو جلا۔ یہ سُنّت اللہ ہے۔ اور چونکہ وہ (آگ) الٰہی سنت کے ماتحت ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی اپنی اس قوت اور طاقت کو ثابت کرنے کے لئے کہ آگ میرے حکم سے ہی جلاتی ہے۔ اس کو جلانے سے روک بھی دیتا ہے جیسے کہ ابراہیم کے واقعہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا یا نار کونی برداً و سلاماً۔ تیرا نار رہنا میرے حکم سے تھا اب میرا حکم ہے کہ برداً و سلاماً بن جا۔ تو ایسے واقعات یہ ثابت کرنے کے لئے ظاہر کئے جاتے ہیں تا ہمیں معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ جس کے حکم سے کارخانۂ عالم چل رہا ہے۔

حکم اور سُنّت الٰہی ہی ہے کہ آگ جلاتی ہے۔ انسان نے اس اصل اور اس حکم کے نتیجہ میں سینکڑوں ہزاروں فائدے حاصل کئے ہیں۔ اگر یہ ہوتا کہ کبھی آگ جلاتی اور کبھی ٹھنڈا کرتی تو یہ بھی ہوتا کہ جس گاڑی پر بھاپ سے چلنے والا انجن لگا ہوتا کبھی تو وہ گاڑی لاہور سے کراچی پہنچ جاتی اور کبھی ملتان سے لاہور [illegible] یہ اطلاع کہ بھی بڑا افسوس ہے کہ وہ آگ جو جلاتی اور گرم کرتی تھی اب اس نے ٹھنڈا کرنا شروع کر دیا ہے اور جو پانی بوائلر میں ڈالا گیا تھا وہ برف بن گیا ہے۔ گرمی کے دن تھے اس لئے برف کو ہم نے غریبوں میں تقسیم کر دیا ہے لیکن گاڑی آگے نہیں چل سکتی کیونکہ آگ نے اپنا عمل چھوڑ دیا ہے۔

لیکن کبھی ایسا نہیں ہوتا۔ اگر ایسا ہوتا تو انسان کے لئے ایک مصیبت پیدا ہو جاتی۔ کوئی چیز بھی ہم بنا سکتے کبھی بجلی روشنی کرتی اور کبھی بجائے روشنی کے اندھیرا کر دیتی۔ پس اگر یہ ہوتا تو انسان کے لئے زندگی گزارنا مصیبت بن جاتا۔

تو قانونِ قدرت کے مطابق یہ سارا کارخانہ چل رہا ہے اور یہ ایسے

بنیادی اور حقیقی اور اصولی قوانین

ہیں جو کسی نہ کسی پیرائے میں قرآن کریم میں بیان ہو گئے ہیں۔ کوئی مثال دیتے ہوئے کسی چیز کی وضاحت کرتے ہوئے کبھی اپنی طاقتوں کے اظہار کے لئے کبھی اپنی صفت کے بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ اصول بھی بیان کر جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ جس کے اندر چوتھی صفت یہ پائی جاتی ہے کہ یہ قرآن ہے کہ اس میں تمام پہلی کتب سماویہ کے بنیادی اصول بھی ہیں اور تمام علوم مادی کے بنیادی اصول بھی ہیں [illegible] بیان کر دیئے گئے ہیں اس لئے دین اور دنیا کی اگر تم ترقی چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم اس قرآن کی جو قرآن ہے ہر لحاظ سے پیروی کرنے والے اور اس سے فائدہ اٹھانے والے بنو۔

(۵) پھر اللہ تعالیٰ نے

پانچویں صفت

اس کتاب مجید کی یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ عربی زبان ہی نہیں عربی ہے۔ عربی کے معنی ایک ایسی کتاب کے ہیں جو حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کرنے والی ہو۔ اس کے ایک دوسرے معنے یہ ہیں کہ وہ کتاب جو منسوخ کرنے والی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ

قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو قرآن ہے۔ یعنے پہلی تمام کتب سماویہ کی بنیادی حقیقتیں اس کے اندر جمع ہیں۔ در اصل پہلی کتب سماویہ کی تمام بنیادی حقیقتیں قرآن کریم کا ہی حصہ ہیں اور پہلے لوگوں کو وقتی ضرورت کے مطابق قرآن کریم کا ایک حصہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا کیا گیا تھا۔

اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ بعض صداقتیں پہلی کتب میں ایسی تھیں جو پورے طور پر اس قرآن میں بیان کی جاسکتی تھیں یعنے قرآن کریم کا ہی ایک حصہ پہلی اُمتوں کو دیا گیا تھا مگر کچھ زائد صداقتیں تھیں جو اس قرآن کا حصہ تھیں مگر پہلے لوگ اس کو سمجھ نہیں سکتے تھے اس لئے وہ ان کو نہیں ملیں۔ پس قرآن کامل اور مکمل شکل میں امتِ مسلمہ کو عطا ہوا لیکن اس جزوی شکل میں اس کو منسوخ کر دیا گیا۔ پس یہ قرآن ہر پہلی کتاب کو منسوخ کرنے والا ہے

اب

اگر کوئی مشغل یہ کہے

جیسا کہ بعض دفعہ عیسائی یا بعض ہندو کہا کرتے ہیں کہ ہم بھی خدا کی عبادت کرتے ہیں تم بھی خدا کی عبادت کرتے ہو تم اپنی عبادت کرتے جاؤ ہم اپنی عبادت کرتے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہر دو سے راضی ہو جائے گا۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ پہلے جو راہیں مجھ تک پہنچنے کے لئے بنی نوع انسان کے سامنے رکھی گئی تھیں وہ اب سب منسوخ ہو گئیں۔ اب مجھ تک پہنچنے کا راستہ قرآن کریم کا راستہ ہی ہے۔ اس کی ایک موٹی مثال یہ ہے۔ پہاڑ پر سفر کرتے ہوئے کئی جگہ آپ کو نظر آتے گا کہ بعض جگہ پہلے سڑک ہوتی تھی۔ بارشیں ہوئیں یا پہاڑ گرے یا موجودہ زمانہ کے انجینئروں نے وہ میٹلڈ روڈ (Metalled Road) جو تھی وہ بالکل اکھڑ پکھڑ گئی اور ناقابل استعمال ہو گئی پل گر گیا اور وہ پل دوبارہ بنایا نہیں گیا۔ لیکن اس کی بجائے ایک نئی فراخ سڑک بنا دی گئی۔ اب کوئی اگر یہ کہے "ٹھیک ہے یہ نئی سڑک ہے ... جاؤ کر [illegible] میں پرانی سڑک پر ہی جاؤں گا اس پرانے راستہ پر ہی چلتا جاؤں۔" تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ وہ کھڈ میں گر پڑے گا اور مارا جائے گا۔ آخری راستہ زیادہ وسیع، زیادہ اچھا حکومت وقت نے عوام کے استعمال کے لئے بنایا ہے۔ جو اس پر چلے گا وہی اس جگہ تک پہنچے گا۔ جہاں تک یہ راستہ پہنچاتا ہے یہ ایک موٹی مثال ہے مادی دنیا کی۔

قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ اس نے سب دنیا کی پہلی کتب کو منسوخ کر دیا۔ اب ان کی پیروی کے نتیجہ میں تم لوگ مجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اگر میری رضا کی راہوں کی تلاش ہو۔ اگر تم میرے قرب کو ڈھونڈنے والے ہو تو صرف قرآن کریم کا ہی بتایا ہوا وہ صراطِ مستقیم ہے جو میرے تک تمہیں پہنچا سکتا ہے پہلی کتب میں اب یہ طاقت نہیں رہی ہے کیونکہ انسانی ایزاد نے پرانی شریعتوں کو خطرناک اور مہلک بنا دیا ہے

چھٹی صفت

قرآن کریم کی ان آیات میں یہ بیان فرمائی لقومٍ یعلمون کہ یہ قرآن کتابٌ فصّلت آیاتہٗ بھی ہے۔ یہ رحمٰن اور رحیم خدا کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ قرآن بھی ہے۔ عربی بھی ہے اس کے باوجود ہر آدمی کی سمجھ سے بالا بھی ہے یعنی اس کا یہ نتیجہ نہیں کہ ہر کس و ناکس اس تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ کتاب صرف ان لوگوں کو فائدہ پہنچانے والی ہے جو روحانی علوم رکھتے ہوں۔ اس میں ایک مختلف پیرایہ میں لا یمسّہٗ الا المطھرون کا مضمون بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو لوگ روحانی علوم سے مس رکھنے والے ہیں اور روحانیت کی تڑپ رکھنے والے ہیں اور ان کا میلانِ طبع ایسا ہے کہ وہ روحانی علوم کے حصول کی خواہش اپنے اندر رکھتے ہیں اور اس نیت سے رکھتے ہیں کہ وہ یہ علوم حاصل کر کے ان سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ ان کے لئے ہی یہ کتاب مفید ہو سکتی ہے۔

اگر کوئی عیسائی مثلاً سارا قرآن کریم پڑھ جائے یہی نہیں بلکہ عربی میں اس وقت تک

جتنی تفاسیر قرآن لکھی گئی ہیں

وہ بھی پڑھ جائے یہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری کتب جو حقیقتاً قرآن کریم کی تفسیر ہی ہیں وہ بھی پڑھ جائے یہی نہیں بلکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تفسیر کبیر کے نام سے بڑی ضخیم تفسیر قرآن کریم کے بعض پاروں کی جو مکمل ہو چکی ہے) شائع کی ہے وہ بھی سب پڑھ جائے تب بھی وہ قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکتا۔

ایک ایسا عجیب نظام اللہ تعالےٰ نے جاری کیا ہے کہ وہ قرآن کریم تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اور نہ ہی قرآن کریم کے علوم حاصل کر سکتا ہے نہ اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

بظاہر یہ ایک فلسفیانہ خیال ہے

لیکن یہ بات سمجھانے کے لئے مجھے ابھی ایک بڑی اچھی مثال یاد آگئی ہے۔ اور وہ یہ کہ پہلے زمانہ میں سمندر میں مچھلیاں پکڑنے کے لئے بڑے یا چھوٹے جہاز بیسیوں یا سینکڑوں کی تعداد میں جاتے تھے۔ ان کا طریق یہ تھا کہ مچھلیوں کے غول کا جو لاکھوں کی تعداد پر مشتمل ہوتا جہاں ان کو پتہ چلتا تھا تو وہ وہاں میل ہا میل کے چکر میں

جال پھینک دیتے

تھے۔ اور پھر اس جال کی پانی کی تہہ میں ایک دیوار بن جاتی تھی اور مچھلی اس سے باہر نہیں جا سکتی تھی۔ پھر وہ دوسرے جال کھینچ کھینچ کے مچھلیاں نکالتے تھے

ابھی کچھ عرصہ ہوا

سائنس دانوں نے ایک شعاع ایجاد کی ہے اگر وہ شعاع پانی میں پھینکی دی جائے تو مچھلیاں اس شعاع کو عبور نہیں کرتیں حالانکہ وہ کوئی مادی چیز نہیں لیکن ایک دیوار ہے ...... اور دیوار بھی روشنی کی۔ وہ اس روشنی کی دیوار سے پرے نہیں جا سکتیں۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہمارا قرآن ہے تو نورِ مجسم۔ لیکن اس میں بعض ایسی شعاعیں بھی ہیں کہ جو پاک نہ ہو جس میں روحانیت نہ ہو وہ اس تک پہنچ نہیں سکتا۔ خود روشنی کی بعض شعاعیں اس کو محروم کر دیتی ہیں حقیقی روحانی علم حاصل کرنے سے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کے متعلق فرمایا لا یمسّہٗ الا المطھرون غیر مسلم تو اس تخیل کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ لیکن خود ان کے سائنسدانوں نے ایک مثال ایسی دے دی ہے کہ جس طرح مچھلی اس روشنی کے ستونوں کو عبور نہیں کر سکتی قرآن کریم نے بھی اپنے گرد شعاعوں کا ایک ہالہ بنا دیا ہے۔ کہ جب تک تم مطہر نہیں ہو جاؤ گے تم اس ہالہ کے اندر داخل نہیں ہو سکو گے۔

تو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی چھٹی صفت ان مختصر سی آیات میں یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ لقومٍ یعلمون ان لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے جو روحانی علوم رکھتے ہوں جن کی طبیعت کا میلان روحانیت کی طرف نہ ہو۔ اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

ساتویں صفت

اس کتاب کی یہ بیان کی گئی ہے کہ بشیر ہے۔ قرآن کریم ایسی آیات سے بھرا پڑا ہے کہ اگر تم یہ کرو گے تو تمہیں یہ انعام ملے گا۔ مثلاً فرمایا۔ وبشّر الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات ان لھم قدم صدقٍ عند ربھم بہت بڑی بشارت ہے جو قرآن کریم کے ماننے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کو دی گئی ہے لیکن یہ ایک مثال ہے۔ حقیقتاً سینکڑوں ہزاروں بشارتیں قرآن کریم کے متبعین کو اللہ تعالےٰ دیتا ہے۔ اس معنی میں یہ کتاب بشیر ہے کیونکہ یہ کہتی ہے کہ تم میری پیروی کرو تمہیں نعمتوں پر نعمتیں ملتی جائیں گی۔

آٹھویں صفت

اس کتاب مجید کی نذیر ہے یہ کہتی ہے کہ اگر تم میری پیروی نہ کرو گے۔ میرے بتائے ہوئے طریق پر نہ چلو گے۔ جس طرف میں لے جانا چاہتی ہوں اس طرف منہ نہ کرو گے بلکہ اس طرف پیٹھ کر دو گے اور مجھ سے پرے ہو جاؤ گے تو تمہارے لئے بہت مصیبتیں۔ ابتلاء کھڑے ہوں گے اور خدا کا غضب اور لعنت مقدر ہے۔ تو یہاں اللہ تعالےٰ نے اس کتاب کی ایک صفت نذیر بیان کی ہے۔ مثلاً اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وانذرھم یوم الحسرۃ اذ قضی الامر وھم فی غفلۃ وھم لا یؤمنون۔ ان کو اچھی طرح متنبہ کر دو کہ اگر تم میری بتائی ہوئی تعلیم اور ہدایت پر عمل نہیں کرو گے تو تمہیں حسرت کا دن دیکھنا نصیب ہوگا۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تو اُن کو اس دن سے ڈرا جس دن افسوس اور مایوسی چھائی ہوئی ہوگی۔ اور سب معاملات کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اب تو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔

اسی طرح ان دُنیا کے عذابوں کے متعلق اللہ تعالےٰ کے قہری نشانوں کے متعلق یہ کتاب انذار سے بھری پڑی ہے اس لئے ان آیات میں قرآن کریم کا نام بطور صفت نذیر رکھا گیا ہے۔

نویں صفت

جو ان آیات میں بیان فرمائی گئی ہے۔ وہ ہے۔ فاعرض اکثرھم ان میں سے اکثر اس طرف متوجہ نہیں ہوتے اور اس حسین تعلیم سے اعراض کرتے ہیں بظاہر ان الفاظ میں کسی صفت کا اظہار معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن درحقیقت ان الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ یہ انتہائی حسین تعلیم ہے جو اسے دیکھتا ہے مسحور ہو جاتا ہے۔ یہ تعلیم دل کو

موہ لیتی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس کی طرف کوئی حقیقتاً منہ کرے متوجہ ہو۔ اپنی بصارت اور بصیرت کو استعمال کرے اور پھر اس کے دل پر قرآن کے حسن کا اثر نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے یہ جتایا ہے اور دوسری جگہ بھی بیان فرمایا ہے کہ ان کے پاس آنکھیں تو ہیں لیکن وہ ان کو استعمال نہیں کرتے اگر آنکھوں کا صحیح استعمال کرتے۔ تو اس کتاب کی خوبصورتی سے ضرور مسحور ہوتے۔ یہ کتاب ان کے دلوں کو موہ لیتی اور یہ اس کے عاشق بن جاتے لیکن اعوذ وفی اکثرھم عجیب بدقسمت ہیں اکثر انسان کہ جب ایسی حسین تعلیم ان کے سامنے پیش کی جاتی ہے تو اپنی آنکھوں کو دوسری طرف پھیر لیتے ہیں۔ پہلوتہی کرتے ہوئے دوسری طرف مائل ہو جاتے ہیں ان چیزوں کی طرف جو اتنی حسین نہیں بلکہ نہایت ہی بدصورت ہیں۔ تو فی بعرض اکثرھم میں جہاں اعراض کرنے والوں کی کیفیت بیان کی گئی ہے وہاں قرآن کریم کے حسن کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ اتنی حسین تعلیم ہے کہ اگر یہ آنکھیں رکھنے والے اپنی آنکھوں اور بصیرت سے کام لیں تو کبھی بھی وہ اس کے عاشق ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔

دسویں صفت

قرآن کریم کی یہ بیان کی گئی ہے فھم لا یسمعون کہ وہ اسے سنتے نہیں۔ الم میں قرآن کریم کے متعلق دراصل اس حقیقت اور اس صداقت کا اظہار کیا گیا ہے کہ جو بھی اسے سنتا ہے وہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے کہ اگر وہ ان کانوں سے صحیح کام لیتے جو ہم نے ان کو عطا کئے تھے۔ اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم جن خوبصورت الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ اس کی طرف یہ متوجہ ہوتے تو یقیناً یہ تعلیم ان پر اثر کئے بغیر نہ رہتی۔ اس کی واضح مثال ہماری تاریخ کے ابتداء میں حضرت عمرؓ کی پہلے اسلام کی مخالفت اور بعد میں ایمان لانے کا واقعہ ہے۔ وہ پہلے قرآن کریم سننے کے لئے تیار نہ تھے۔ لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے تیار تھے۔ ر تفصیل میں جائے بغیر) وہ ایک دن قرآن کریم سننے پر مجبور ہو گئے۔ اور جب ان کے کان میں قرآن کریم کی شیریں اور میٹھی آواز پہنچی تو بے ساختہ اسلمت لرب العالمین کہنے پر مجبور ہو گئے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہاں یہی فرمایا ہے کہ جو سن لے وہ عاشق ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا لیکن مشکل یہ ہے کہ یہ لوگ سننے کے لئے تیار نہیں ہیں

پس یہاں دسویں صفت کے طور پر اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ قرآن کریم نہایت حسین تعلیم ہے

نہایت خوبصورت تعلیم

دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے اگر دنیا اس تعلیم کو سننے کے لئے تیار ہو جائے۔ تو وہ اس کو ماننے پر بھی مجبور ہو جائے۔ یہی حال اس وقت ان لوگوں کا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر کان نہیں دھرتے۔ جو لوگ بھی جب کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر قرآنی سنتے ہیں یا پڑھتے ہیں یا سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اثر لئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔

لیکن اکثر وہ ہیں جو سننے کو تیار نہیں جب ان کو سنایا جائے تو وہ گالیاں دیتے ہیں یا ہنستے تو بھی بے اعتنائی سے کام لیتے ہیں۔ یا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم دنیوی دھندوں میں اس قدر پھنسے ہوئے ہیں کہ ہمارے پاس یہ خیالات سننے کے لئے وقت ہی نہیں ہے لیکن خدا تعالیٰ کی ایک ایسی آواز بھی آتی ہے کہ جو صاعقہ کے رنگ میں آسمان سے نازل ہوتی ہے اور انسان سن چاہے یا نہ سننا چاہے۔ اس کے کان اس آواز سے پھاڑ دیئے جاتے ہیں اور ان کے جسموں کو مردہ کر دیا جاتا ہے اور ایسی قوموں کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ قبل اس کے کہ وہ دن آئے

خدا کرے

کہ ساری دنیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز کو سننے لگے اور قرآن کریم کے معارف اور حقائق کا عرفان حاصل کرے

اور

خدا کرے کہ ہم جو آپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور احمدی کہلاتے ہیں۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے قرآن کریم کے علوم زیادہ سے زیادہ عطا کرتا چلا جائے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی توفیق دیتا چلا جائے کہ ہم قرآنی احکام کے مطابق اپنی زندگیوں کو گذارنے والے ہوں۔ آمین۔

(الفضل مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۶۶ء)

پوزیشن اور صرف اوّل و دوم آنے والی لڑکیوں کے ناموں سے مرکز کو اطلاع دیں انشاء اللہ العزیز ان کو مرکز کی طرف سے انعامات بھجوائے جائیں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

چندہ بھجوانے والے احباب کی خدمت میں ضروری گذارشات

۱۔ احباب دفتر ہذا کا پورا پتہ خوشخط منی آرڈر پہ یعنی Muhasib Sadr Anjuman Ahmadiyya Qadian Punjab تحریر کیا کریں

۲۔ احباب اپنا پورا پتہ خوشخط منی آرڈر پر تحریر فرما دیں تاکہ کوپن منی آرڈر جلد از جلد آپ کو پہنچ سکے اور دفتر ہذا کی رسید خزانہ بھی جلد صحیح پتہ پر آپ کو پہنچ جائے۔ پتہ بصورت انگریزی بڑے حروف (CAPITAL LETTERS) میں ہو۔

۳۔ ڈرافٹ کے ذریعہ رقوم بھجوانے والے احباب قادیان یا بٹالہ یا امرتسر کے کسی بنک کا ڈرافٹ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان (MUHASIB SADR ANJUMAN AHMADIYYA QADIAN) ارسال فرما دیں ان کے علاوہ مقامات کے ڈرافٹوں کی پوری رقوم کیش ہو کر ان کو رسید پہنچے گی۔ گورداسپور بنک میں چونکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا حساب نہیں اس لئے گورداسپور کے ڈرافٹ کے کیش کرانے میں کمیشن بنک دینا ہوتی ہے۔ جو اصل رقم سے کم ہو کر ملے گی۔ اور دفتر ہذا کی رسید اتنی رقم کی ہوگی جو نقد بعد وضع کمیشن ملے گی۔

۴۔ دفتر ہذا منی آرڈر کے وصول ہونے یا ڈرافٹ کی رقم کیش ہو جانے کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر رسید خزانہ کا کارڈ پر بھجوا دیتا ہے۔ جو عام طور پر سارے ہندوستان میں پانچ چھ دن کے اندر مل جاتی چاہیئے۔ اتنا عرصہ تک اگر دفتر ہذا کا کارڈ نہ ملے تو دفتر ہذا کو یاد دہانی کرا دیجئے (کیونکہ بعض منی آرڈرز پر مکمل اور صحیح پتہ نہیں ہوتا) ہو سکتا ہے کہ منی آرڈر کا پتہ نامکمل ہونے کی وجہ سے آپ کو رسید نہ پہنچا ہو۔ اور یاد دہانی پر پورا پتہ تحریر فرمائیے۔

۵۔ جو رقوم دفتر ہذا میں بلا تفصیل موصول ہوں ان کی رسید خزانہ تفصیل آنے پر بھجوائی جاتی ہے۔ اس لئے رقم کے ساتھ ہی تفصیل ارسال فرما دیجئے۔ تاکہ جلد از جلد آپ کو رسید خزانہ بھجوا دی جائے۔

۶۔ احباب چندہ بھجواتے وقت اپنی جماعت کا نام بالوضاحت تحریر فرما دیا کریں تاکہ مرکز میں ان کا چندہ ان کی جماعت کے حساب میں شمار ہو۔ کیونکہ بعض احباب اپنی ملازمت کے سلسلہ میں باہر ایسی جگہ سے چندہ ارسال فرماتے ہیں کہ جہاں جماعت نہیں ہوتی اس طرح مرکز میں جماعت کا حساب تیار ہوتے وقت غلطی کا امکان ہوتا ہے۔

امید ہے کہ جملہ احباب کرام چندہ بھجواتے وقت ان گذارشات کو مدنظر رکھ کر ممنون فرماویں گے تاکہ کام کی تکمیل میں دیر نہ ہو۔

خاکسار

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

اعلان برائے امتحان و اجتماع ناصرات الاحمدیہ بھارت

تمام لجنات کو بذریعہ خط کے ذریعہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ ناصرات الاحمدیہ بھارت کا امتحان دینی معلومات ۱۸ ستمبر بروز اتوار ہوگا۔ چھوٹے گروپ کا امتحان دینی معلومات اور نماز سادہ کا لیا جائیگا جس میں صرف آٹھ سے دس سال تک کی لڑکیاں شامل ہونگی۔ بڑے گروپ کا امتحان دینی معلومات اور نصف پارہ السمٰع باترجمہ ہوگا اسمیں گیارہ سال سے پندرہ سال تک کی لڑکیاں شامل ہوں گی۔

اجتماع ۱۶ اکتوبر بروز اتوار ناصرات الاحمدیہ بھارت کا اجتماع ہر جگہ کیا جائے جسمیں تقریری مقابلہ اور تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ رکھا گیا ہے۔ بڑے گروپ کے تحریری مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات ہیں:۔

۱۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ ۲۔ سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۳۔ حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے

۴۔ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ چھوٹے گروپ کے تقریری مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات ہوں گے۔

۱۔ ہمارا مذہب ہمیں کیوں پیارا ہے۔ ۲۔ احمدی بچیوں کے فرائض۔ ۳۔ نماز کی اہمیت۔

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ اخلاق

بڑے گروپ کا تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ تیسرے اور چوتھے پارے میں سے ہوگا۔ اور چھوٹے گروپ کا تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ دوسرے پارے میں سے ہوگا ــــ تمام لجنات اپنی اپنی جگہ ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع کر

قسط نمبر ۳

لکھنؤ شہر میں جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش کی

دوسری کامیاب دو روزہ صوبائی کانفرنس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جامع پیغام

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے امسال بھی مختلف جماعتوں سے احباب کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اسی طرح مستورات بھی کثیر تعداد میں شریک رہیں۔ بنا بریں امسال دو تربیتی اجتماع رکھے گئے۔ ایک تربیتی اجتماع مردوں کا تھا۔ ہر دو اجتماعات گنگا پرشاد میموریل ہال میں منعقد ہوئے

مستورات کا تربیتی اجلاس

احمدی مستورات کا تربیتی اجلاس مورخہ ۲۶ جون کو صبح ۹ بجے تا گیارہ بجے حاجی عبد القدوس صاحب مرحوم شاہجہانپوری کی اہلیہ محترمہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ محترمہ صدر صاحبہ جب اسٹیج پر تشریف لائیں تو خاکسار کی اہلیہ نے انہیں ہار پہنائے۔ کرسی صدارت پر بیٹھنے کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ محترمہ نسیمہ پروین اسٹوڈنٹ بی۔ اے بنت مکرم محمد مجید صاحب سوبجہ کانپوری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کانپور نے سیکرٹری اسٹیج کے فرائض سر انجام دیئے۔

قرآن مجید کی تلاوت محترمہ حفیظ قدوس صاحبہ آف شاہجہانپور نے کی۔ شاہینہ پروین بنت مکرم محمد مجید صاحب کانپوری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت سنائی۔

حسن پروین مجیب، مکرم محمد حنیف صاحب کانپوری نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم" کے عنوان سے ایک مضمون سنایا یہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور کتاب کشتی نوح میں سے لیا گیا تھا۔ مضمون میں حضور کی تعلیم حضور کے ہی الفاظ میں پیش کی گئی تھی۔ اس لئے یہ مضمون بہت ہی موثر تھا

خاکسار کی بچی ناصرہ تسنیم نے قادیان کی یاد میں ایک نظم سنائی۔ نسیمہ پروین اسٹوڈنٹ بی۔ اے بنت محمد مجید صاحب کانپوری نے "قرآن مجید کی رو سے مسئلہ ختم نبوت" پر ایک مدلل تقریر کی۔ مقررہ نے اس مضمون کو نہایت ہی عمدگی سے پیش کیا۔

اور قرآن مجید کی متعدد آیات سے اس امر کا ثبوت پیش کیا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض تا قیامت جاری ہے اور قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور سے فیض حاصل کرنے والے چار مرتبوں پر تقسیم ہیں۔ ۱۔ ولی۔ ۲۔ شہید۔ ۳۔ صدیق ۴۔ نبی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ چاروں مراتب بغیر آنحضرت صلعم کی اطاعت کے حاصل نہیں ہو سکتے۔ گویا آپ کی اطاعت سے باہر ہو کر اب روحانیت کا کوئی مرتبہ نہیں مل سکتا۔ مرتبہ نبوت پر بھی اب کوئی ایسا انسان فائز نہیں ہو سکتا جس پر حضور کی تصدیقی مہر نہ ہو۔

خاکسار کی بچی ناصرہ تسنیم نے "وفات حضرت مسیح علیہ السلام" پر تقریر کرتے ہوئے قرآن مجید اور حدیث سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام دیگر انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ اور اب کوئی شخص آسمان سے نہیں آئے گا جس طرح یہود آج تک ایلیاء نبی کی انتظار میں ہیں مگر ایلیاء نبی آسمان سے نہ آیا۔ حالانکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے یہود کو سمجھایا کہ یحییٰ نبی ایلیاء نبی کے مثیل کے طور پر ظاہر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح مسلمان بھی اس انتظار میں ہیں کہ ان کی اصلاح کے لئے کوئی مسیح آسمان سے نازل ہوگا۔ امت محمدیہ میں جس مسیح نے ظاہر ہونا تھا وہ قادیان کی سرزمین میں عین وقت پر ظاہر ہوا۔

اسی موعود مسیح نے قرآن مجید کی روشنی میں یہ اعلان کیا ابن مریم مر گیا حق کی قسم داخل جنت ہوا وہ محترم مارتا ہے اس کو فرقاں سربسر۔ اسکے مر جانے کی دیتا ہے خبر

اس تقریر کے بعد عزیزہ بچی خالدہ بنت قریشی محمد صادق صاحب شاہجہانپوری نے نعتیہ کلام سنایا۔

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور محترمہ اہلیہ قریشی محمد صادق صاحب نے اخبار مصباح سے ایک نظم پڑھی اور ایک موثر مضمون سنایا۔ امۃ الہادی اہلیہ قریشی محمد صادق صاحب شاہجہانپوری نے مسئلہ خلافت پر ایک اہم مضمون سنایا۔ اور مستورات کو خلافت کی برکات کی طرف توجہ دلائی۔ بالآخر دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسے میں احمدی مستورات کے علاوہ غیر احمدی مستورات نے بھی شرکت کی اور الحمد للہ کہ ان غیر احمدی بہنوں نے اس جلسے کا بہت اچھا اثر لیا کیونکہ ان کے لئے یہ پہلا موقع تھا کہ اترپردیش کی مبلغ

غلط خیالات سے شریک ہوئیں اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ تعارف کا موقع ملا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسے کے نیک نتائج برآمد فرمائے اور آئندہ بھی احمدی مستورات کو تبلیغی تربیتی جلسوں میں

مردوں کا تربیتی اجلاس

مردوں کا تربیتی اجلاس ۱۱ بجے دوپہر منعقد ہوا۔ اور ۱ بجے تک اس اجلاس کی کارروائی جاری رہی یہ اجلاس محترم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں ہوا

اجلاس کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ جو محترم حافظ عبد الرحمٰن صاحب درویش نے فرمائی۔ جو اس موقعہ پر قادیان سے تشریف لائے ہوئے تھے۔

مکرم وحید الحسن صاحب نمبردار سکنہ راٹھ نے اپنا تازہ کلام سنایا۔ جو حالات موجودہ کے متعلق تھا۔ اور جسے بے حد پسند کیا گیا۔ ازاں بعد صاحب صدر نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر رنگ میں ان امور پر سوچنے کی توفیق عطا فرمادے جن کے لئے ہم جمع ہوئے ہیں۔

اس کے بعد خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو صوبائی کانفرنس کے سلسلہ میں حضور نے خاکسار کی درخواست پر ارسال فرمایا تھا۔

حضور کا وہ پیغام حسب ذیل ہے:۔

نقل مطابق اصل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

بخدمت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ۱۹/۵/۶۷ موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو کامیاب کرے۔ اور اس کے بہترین نتائج برآمد فرمادے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ قرآن سیکھیں اس پر عمل کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ اس کی اشاعت کریں۔

والسلام

(حضرت) مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

پیغام سنانے کے بعد خاکسار نے صوبائی کانفرنس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اس ضمن میں خاکسار نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۲۸ء کے جلسہ سالانہ قادیان پر جو پیغام بھجوایا تھا اس میں یہ تذکرہ فرمایا تھا کہ کسی زمانے میں لکھنؤ، شاہجہانپور، بریلی، آگرہ، کانپور میں اچھی جماعتیں تھیں مگر اب ان کے متعلق کچھ علم نہیں۔ اور ساتھ ہی یہ ہدایت فرمائی

تھی کہ تبلیغ کا کام باقاعدگی سے شروع کر دیا جائے۔ اور سردست کچھ مبلغین مولوی بشیر احمد صاحب کے ہمراہ دہلی بھیج دیئے جائیں۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کے مطابق بعض دیہاتی مبلغین کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور آہستہ آہستہ یہ تبلیغی کام سارے ہندوستان میں پھیل گیا لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے یو۔پی میں صوبائی انتظام قائم نہ ہو سکا اور ہم سب مل کر کوئی تبلیغی کام سرانجام نہ دے سکے پچھلے سال سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور صوبائی رنگ میں جمع ہو رہے ہیں۔ اب ہم نے اپنے اسی انتظام کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہے اور تبلیغی کام کو وسیع کرنا ہے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد جملہ احباب نے اپنا اپنا تعارف کرایا۔ تعارف کی یہ صورت رکھی گئی کہ باری باری دوست کھڑے ہو کر اپنا نام اور جائے سکونت بتائیں تاکہ دیگر احباب کو علم ہو جائے۔

تعارف کے بعد صوبائی تنظیم کا معاملہ پھر سے پیش ہوا۔ کانپور کی کانفرنس میں بھی یہ معاملہ پیش ہوا تھا۔ مگر مجبوریوں کے پیش نظر پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ صوبائی امیر کے لئے دو نام پیش ہوئے اور محترم صدر صاحب کے ارشاد کے مطابق دو ناموں کے متعلق بعض جماعتوں سے دریافت کیا گیا یہ معاملہ اب بھی تشنہ ہے کیونکہ بعض جماعتوں کی طرف سے ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا۔ علاوہ ازیں دوران سے میری درخواست ہے کہ جن جماعتوں نے ابھی تک صوبائی امیر کے سلسلہ میں میری چٹھی کا جواب نہیں دیا وہ جلد اس کا جواب مجھے ارسال فرمائیں تاکہ مرکز میں یہ معاملہ لے جایا جا سکے) صوبائی تنظیم کے سلسلہ میں خاکسار نے اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

صوبائی تنظیم کے بعد آئندہ کانفرنس کے انعقاد کا معاملہ پیش ہوا۔ باہم مشورہ سے طے پایا کہ آئندہ کانفرنس شاہجہانپور شہر میں منعقد ہوگی اور یہ کانفرنس ۱۹۶۷ء میں دسہرہ کے ایام میں ہوگی۔ کیونکہ گرمی کے ایام میں احباب کو تکلیف ہوتی ہے لیکن تاریخوں کی بابت انشاء اللہ بعد میں اعلان ہوگا۔ بعض احباب کی طرف سے یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ لکھنؤ چونکہ صوبہ کا صدر مقام ہے اس لئے مناسب ہوگا کہ آئندہ ہر سال اسی شہر میں کانفرنس ہوا کرے۔ لیکن احباب نے اس سے اتفاق نہیں کیا البتہ اس کی جگہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنؤ نے یہ پیشکش کی کہ لکھنؤ میں ہر سال ایک تبلیغی جلسہ ہوا کرے جس کے اخراجات جماعت احمدیہ لکھنؤ برداشت کرے گی۔ احباب [illegible]

کیا۔ اب یہ کام جماعت احمدیہ لکھنؤ کا ہے کہ وہ مناسب ایام مقرر کر کے مرکز کو اطلاع دیا کریں۔ تاکہ مبلغین کے پہنچنے کا انتظام ہو سکے۔ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی آمدہ چٹھی کی روشنی میں جلسہ سالانہ ۶۶ء کے متعلق معاملہ پیش ہوا۔ کہ رمضان المبارک شریف کی وجہ سے جلسے کی تاریخوں میں تبدیلی کرنے کا ارادہ ہے۔ آیا یہ رمضان سے قبل جلسہ رکھا جائے یا رمضان شریف کے بعد۔ کثرت رائے سے طے پایا کہ رمضان شریف سے قبل دسمبر کے پہلے ہفتے میں جلسہ رکھا جانا مناسب ہوگا۔ اس فیصلے کی اطلاع محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی خدمت میں ارسال کر دی گئی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کے ارشاد پر خاکسار نے "تفسیر صغیر عکسی" احباب کے سامنے پیش کی جو خلافت ثالثہ کا اہم تحفہ ہے اور جو بلاک پر نہایت ہی دیدہ زیب طبع ہوئی ہے۔ متعدد احباب نے اس کی خریداری کے لئے آرڈر دیئے اور بعض احباب نے ہدیہ بھی پیش کر دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ارشادات صاحب صدر

اس تربیتی اجتماع میں مختلف مواقع پر صاحب صدر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعض اہم ارشادات فرمائے۔ جو احباب کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ اتر پردیش کی صوبائی امارت کے لئے جب دو احباب کے نام پیش ہوئے تو صاحب صدر نے یہ دریافت فرمایا کہ ان میں سے موصی کون کون صاحب ہیں۔ تو پتہ چلا کہ دونوں اصحاب غیر موصی ہیں اس پر حضرت صاحبزادہ صاحب کو بے حد افسوس ہوا اور آپ نے وصیت کی اہمیت پر نہایت ہی دلنشین رنگ میں روشنی ڈالی۔ آپ نے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہم حوالہ جات پیش فرمائے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کا وہ مشہور حوالہ پڑھ کر سنایا جو حضور کی تقریر نظام نو میں ہے جس میں حضور نے وصیت کی اہمیت پر حسب ذیل نوٹ میں روشنی ڈالی ہے۔

"جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ اور تنگی کو مٹا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ یتیم بھیک نہیں مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کا باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ مدد کرے گا۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔"

(نظام نو)

اس سے قبل صاحبزادہ صاحب نے احباب کو اس امر کی بھی تلقین فرمائی کہ دوست جب تک اس اجلاس میں بیٹھیں استغفار پڑھتے رہیں۔

اجلاس کے آخر میں صدارتی تقریر میں آپ نے فرمایا۔ جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ستر سال سے زائد عرصہ گذر رہا ہے۔ اس ستر سال کے عرصہ میں ہمارے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی صحابہ موجود تھے۔ جو اب نہایت ہی قلیل تعداد میں رہ گئے ہیں۔ جماعتی ترقی کی رفتار کا جائزہ پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین سو سال کے عرصہ میں احمدیت دنیا میں پھیل جائے گی۔ حضور کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے سلسلہ میں ہمیں بڑی جد و جہد کی ضرورت ہے دنیا کی آبادی اب تین ارب ہے۔ صرف ہندوستان کی آبادی ۴۵ کروڑ ہے۔ جو آئندہ دس سالوں میں ڈیوڑھی ہو جائے گی۔ اس لئے ہندوستان میں ہی تبلیغ کرنے کے لئے ہمیں بہت زیادہ کوشش کرنی ہوگی۔ ہمیں یہ یقین ہے کہ احمدیت بہر حال کامیاب ہوگی۔ کیونکہ یہ پودا کسی بشر نے نہیں لگایا۔ بلکہ خدا نے لگایا ہے۔ اس لئے ہماری کامیابیاں بھی خدا کے فضل سے ہوں گی۔ اس لئے ہمیں مایوس نہ ہونا چاہیئے بلکہ خدا کے فضل کو جذب کرنے کا مادہ پیدا کرنا چاہیئے۔

ہمیں پہلے بھی ایسے بہت سے نظارے ملتے ہیں کہ جو لوگ تھوڑے تھے لیکن خدا کا فضل ان کے شامل حال تھا وہ کامیاب ہو گئے اور جو اکثریت پر نازاں تھے لیکن خدا ان کے ساتھ نہ تھا وہ ناکام ہو گئے۔ حضرت رسول کریم صلعم اور آپ کے ساتھی مدینہ کی کچی مسجد میں جو بارش میں ٹپکتی تھی سجدے کرتے تھے۔ لیکن حضور اس یقین سے پر تھے کہ اسلام غالب آکر رہے گا۔ اور دیگر حکومتیں شکست کھا جائیں گی اور وہ منتظر تھے کہ کب یہ حکومتیں ٹکڑے ٹکڑے ہوں گی۔ چنانچہ بالآخر اسلام غالب ہو گیا اور بڑی بڑی حکومتیں شکست کھا گئیں۔ اسی پر یورپ کا مستشرق مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ واقعی محمد رسول اللہ کے ساتھ خدا تھا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک روحانی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی ہے۔ اور جس قوم کے سپرد خدا تعالیٰ نے کوئی کام کرنا ہے۔ اس میں کچھ صلاحیتیں بھی ہوتی ہیں کیونکہ خدا حکیم ہے۔ اس کے کام بغیر حکمت کے نہیں ہوتے۔ پھر وہ خدا قادر خدا ہے۔ وہ طاقتیں پیدا کر سکتا ہے۔ اس لئے ہمارے اندر خدا نے بہت سی استعدادیں پیدا کی ہیں۔ مگر ہم ان استعدادوں کو نہیں سمجھتے۔ ہاں جس دن ہم نے اپنی استعدادوں کو سمجھ لیا۔ اس وقت ہم میں تبدیلی پیدا ہوگی اس لئے ہمیں ضرورت ہے کہ اپنی قدر کو پہچانیں اور زمانے کی ضرورت کو سمجھ کر آگے قدم بڑھائیں۔ اور اپنے اندر صحابہ کی طرح تبدیلی پیدا کریں۔

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر حضرت مولانا شیر علی صاحب رض۔ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب رض۔ جناب مولانا سید عبد اللطیف صاحب شہید رض۔ حافظ سید مختار احمد صاحب میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے تو ہم میں کیوں نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں آپ احباب سے یہ گزارش کروں گا کہ زمانہ تیزی سے بدل رہا ہے۔ آؤ ہم اپنے وعدے کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم کریں اور اپنے جذبات۔ مال اور اولاد کی قربانی خدا کے لئے پیش کریں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اگلے سال صوبائی کانفرنس میں شرکت کے لئے ضرور شامل ہو سکے گا۔ اسلئے موت سے پہلے تبدیلی کی ضرورت ہے۔ یہاں کی جماعت نے کسی زمانہ میں شاندار قربانی کی۔ مگر اب یہ جماعت کمزور ہو چکی ہے۔ لیکن اگر تم ہمت کرو تو ہماری یہ کمزوری دور ہو سکتی ہے۔ احمدیت شکست کھانے اور سرنگوں ہونے کے لئے قائم نہیں ہوئی۔ بلکہ اس لئے قائم ہوئی ہے۔ کہ اب اسلام کی سربلندی صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوگی مبارک ہیں وہ لوگ جو اس میں شامل ہو کر اپنی تربیت کو سنوارتے ہیں اور ثواب دارین حاصل کرتے ہیں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

محترم صاحبزادہ صاحب کی اثر انگیز صدارتی تقریر کے بعد خاکسار نے صاحب صدر کا نیز جملہ حاضرین و منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ اور ۲ بجے یہ اجلاس دعا پر ختم ہوا۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ قارئین کرام سے ۳۔ درخواست ہے کہ اس کانفرنس کے بہتر نتائج کے لئے دعا فرما دیں۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی لڑکی عزیزہ سیدہ رشیدہ خاتون سلمہا اللہ تعالیٰ ان دنوں سخت بیمار ہے۔ حالت نہایت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کو اپنے خاص فضل سے جلد شفا کاملہ عطا کرے آمین ثم آمین۔ عاجز سید صمصام الدین احمد عفا عنہ خادم سلسلہ از جماعت کوٹیلہ اڑیسہ

۲۔ عاجز کی اہلیہ سخت علیل ہے احباب جماعت سے التجاء ہے کہ براہ کرم اس کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبد الستار خان احمدی از سورو۔ اڑیسہ

صدقہ جاریہ کا ثواب

اپنے کسی غیر احمدی رشتہ دار یا غیر دوست احباب کے نام صرف ۷ روپے کے معرف سے بدر جاری کرانے سے احمدیت کا آسمانی پیغام اسے سال بھر پہنچتا رہیگا۔ اور آپ کو اس کے بدلہ میں صدقہ جاریہ کا ثواب ملتا رہے گا۔ (مینجر بدر)

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے

حیدرآباد میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد وسکندرآباد کی طرف سے مورخہ ۷ جولائی کو زیر صدارت محترمہ احمد خلیل الرحمٰن (لیکچرار وومن کالج) جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز ٹھیک ساڑھے چار بجے ہوا۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ سیدہ خورشید النساء بیگم صاحبہ نے نظم سنائی۔ انسان کامل کے موضوع پر محترمہ امۃ المجی صاحبہ نے تقریر کی۔ موصوفہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف ادوار کی تشریح کرتے ہوئے آپ کے کامل انسان ہونے کا ثبوت پیش کیا۔ جنابہ امۃ القیوم صاحبہ نے بعنوان "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی" تقریر کی جس میں بتایا کہ آپ کی قوت قدسی کے نتیجہ میں ہی چند سالوں کی مختصر مدت میں عرب کے وحشی نہ صرف انسان بلکہ با اخلاق اور باخدا انسان بنا دیئے گئے۔ اس سلسلہ میں موصوفہ نے آنحضرت کی قوت قدسی کے اہم واقعات بیان کئے اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ذات بھی آپ کی قوت قدسی کا نتیجہ ہے۔ بعدہ محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ نے "اسلام کا طرز تمدن" کے عنوان پر تقریر کی۔ محترمہ فرحت اللہ دین صاحبہ نے تربیت اولاد کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ تربیت اولاد کا پہلو بہت اہم ہے۔ اسلئے اسلام نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ شادی کرتے ہوئے وہ نیک اور مومن بیوی کا انتخاب کریں۔ تا آئندہ ان کی اولاد بھی نیک ہو۔ کیونکہ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔ اور نیک ماں ہی اپنے بچوں کی اچھی اور اعلیٰ تربیت کر سکتی ہے۔ بہتر تربیت اولاد کے تحت بچے کو قرآن مجید پڑھانے، دعائیں سکھانے اور وقت پر نماز پڑھنے کی عادت ڈالنے کی اسلام نے تاکید فرمائی ہے۔

محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات عورتوں پر" کے عنوان پر تقریر کی۔ مختلف مذاہب میں عورت کی حیثیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ نے بتایا کہ سرور دو عالم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے عورتوں کا اصل مرتبہ قائم ہوا۔ آپ نے مردوں سے عورتوں کو ان کے مکمل حقوق دلوائے اور ان کو ذلت سے نکال کر بلندی پر پہنچا دیا۔ آپ نے عورت کے حقوق بحیثیت ماں، بہن، بیوی، بیٹی قائم کئے۔ اور وراثت میں اسے حقدار بنایا۔ آج کی دنیا میں عورت کی جو عزت قائم ہے اس کا تمام تر سہرہ آپ ہی کے سر ہے۔

آخر میں محترمہ احمد خلیل الرحمٰن صاحبہ لیکچرار وومن کالج نے صدارتی تقریر میں کہا کہ آج جو تقاریر آپ نے سنیں ہیں صرف ان کا سننا ہی کافی نہیں بلکہ چاہیئے کہ ان سب باتوں کو دل میں جگہ دیں اور ان پر عمل کریں۔ انہوں نے اسلامی تعلیم پر بھی مختصر طور پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ تعداد حاضرین مع غیر احمدی مستورات دو صد کے قریب تھی۔ جلسہ کے برخواست ہونے کے بعد محترمہ صدر صاحبہ موصوفہ سے تمام مجلس عاملہ کی ممبرات کا تعارف کرایا گیا۔ اور جماعت احمدیہ کی تنظیم اور اس کے کام کے متعلق انہیں تفصیل سے بتایا گیا جس کا ان پر اچھا اثر پڑا۔ اور انہوں نے جماعتی تنظیم کو سراہتے ہوئے کہا کہ مجھے یہیں پر زندگی کے آثار نظر آتے ہیں۔

خاکسارہ سیدہ امۃ الباری

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد۔

حضرت شیخ عرفانی صاحبؓ کے بڑے پوتے کی وفات

کراچی ۳۰ اگست کی مصدقہ خبر ہے کہ مکرم شیخ ابراہیم علی صاحب عرفانی کے فرزند اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے مکرم شیخ محمد اسماعیل عرفانی پانچ ماہ کی طویل علالت کے بعد وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان و احباب کرام سے التجا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔ آپ کی اہلیہ عزیزہ شمس النساء بیگم صاحبہ نے مرحوم کی تیمارداری میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔ احباب دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ مرحوم ایک تجربکار جرنلسٹ تھے۔ اخبار الحکم کے ایڈیٹر تھے۔ بچوں اور خواتین کے لئے بھی ماہوار رسالے شائع کرتے رہتے تھے۔ احقر العباد (حاجی) عبدالکریم احمدی عفا اللہ عنہ از کراچی۔

مجالس خدام الاحمدیہ حیدرآباد وسکندرآباد کا ایک مشترکہ اجلاس

رپورٹ مرتبہ مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب حیدرآباد دکن۔

جماعت احمدیہ حیدرآباد وسکندرآباد کے خدام ہر ماہ کے آخری یکشنبہ کو اپنا مشترکہ اجلاس منعقد کرتے ہیں جس میں تربیتی، تعمیری اور تنظیمی امور پر تقریریں کی جاتی ہیں۔ ان جلسوں میں خدام کے علاوہ انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور اطفال بھی شرکت فرماتے ہیں۔ چنانچہ ماہ اگست کے اس اجلاس کے لئے ۲۸ اگست کی تاریخ مقرر کی گئی جس کا اعلان نماز جمعہ میں کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت محترم سیٹھ معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے فرمائی۔ مکرم میر احمد علی صاحب ہاشمی نے تلاوت قرآن پاک فرمائی۔

پہلی تقریر "تعلیم القرآن کی اہمیت اور اس کی افادیت" کے موضوع پر محمد انعام صاحب غوری متعلم مدرسہ آنکھ پیرا؟ نے فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام ہی کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کی مذہبی اور الہامی کتاب یقینی اور قطعی طور پر محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ہی اس کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے اس حفاظت سے دونوں قسم کی لفظی اور معنوی حفاظت مراد ہے۔ لفظی حفاظت کے سلسلے میں مقرر نے دنیا میں لاکھوں حفاظ کو پیش کیا۔ جو قرآن کریم کی ظاہری حفاظت کا بین ثبوت ہے۔ معنوی حفاظت کے سلسلہ میں بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی بشارت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہر صدی کے سر پر مجدد دین کو مبعوث فرمایا۔ اس کے بعد مقرر نے مؤثر انداز میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطبات کے حوالے دیتے ہوئے قرآن کریم کو سیکھنے اور سکھانے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

اسی عنوان پر دوسری تقریر مکرم عبدالحمید صاحب انصاری نے کی۔ آپ نے بتایا کہ نبی کی زندگی میں جن کاموں کا آغاز ہوتا ہے خلفاء کے دور میں ان کی تکمیل عمل میں آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی معارف جس انداز میں بیان فرمائے وہ بے نظیر ہیں۔ حضور کے بعد آپ کے خلفاء نے اس سلسلہ کو بڑی آسانی کے ساتھ جاری رکھا۔ مکرم انصاری صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ آج ہمارے پیارے امام ہمیں تاکید فرما رہے ہیں کہ "کوئی احمدی ایسا نہ ہو کہ جسے قرآن کریم باترجمہ نہ آتا ہو۔ اور یہ کوشش کرو کہ دنیا قرآن کی خوبیوں سے واقف ہو جائے۔" تو ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ قرآن کریم پڑھیں، پڑھائیں اور اس کے معارف دنیا میں پھیلائیں۔

تیسری تقریر "وقف ایام" کے موضوع پر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد صاحب نے فرمائی جس میں آپ نے بتایا کہ "وقف ایام" کی تحریک حضور نے ماہ مارچ میں فرمائی۔ اخلاص اور تعاون کی روح جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز رہی ہے۔ ہر وہ تحریک جو امام وقت فرماتے ہیں اس میں اللہ کی خوشنودی پوشیدہ رہتی ہے۔ اور جو لوگ ان تحریکوں میں حصہ لیتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی برکات اور فضائل سے حصہ لیتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس پہلے جس نور کی پیش گوئی فرمائی تھی اسی نور کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے کشف میں دیکھا جس میں بتایا گیا کہ یہ قرآنی معارف کا نور ہے۔ چنانچہ اس نور کو ساری دنیا میں پہنچانے میں ہمیں سخت محنت اور قربانی کرنی ہے۔ قرآن کریم ناظرہ جاننا، ترجمہ سیکھنا اور پھر دوسروں کو سکھانے کے لئے "وقف ایام" کی تحریک میں حصہ لینا اسلام کی حقیقی خدمت اور امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہے۔

چوتھی تقریر "جماعت احمدیہ کا دستور العمل" کے موضوع پر مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج نے فرمائی۔ اور عالمانہ رنگ میں شرائط بیعت اور ان کے لوازمات پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ ہمارا بیعت کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق دل سے عہد کرنا ہے۔ اور اگر ہم اس معاہدے کی پاسداری نہ کریں تو پھر کامیابی ہمارے لئے ناممکن ہے اور ہم خسارہ اٹھانے والے ہوں گے۔ اسی ضمن میں آپ نے خلیفۂ وقت کی آواز پر فوری لبیک کہنے کی تلقین کی۔ اور بتایا کہ "تعلیم القرآن"، "وقف ایام" اور "فضل عمر فاؤنڈیشن" جیسی تحریکات جو ہمارے پیارے امام کی جانب سے ہیں ہمارے حضور بار بار ان امور کی جانب ہماری توجہ مبذول فرما رہے ہیں۔ اور ان پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ہونے میں ہی ہماری دینی اور روحانی زندگی کی ترقیات پوشیدہ ہیں۔

بعد ازیں محترم صاحب صدر نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ ہم ایک ایسی جماعت کے فرد ہیں جن کا ایک روحانی رہنما موجود ہے۔ اور جب تک ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے کام نہ کریں اور اس کی آواز پر لبیک نہ کہیں ہم حقیقی معنوں میں مسلمان کہلانے کے لائق نہیں۔ اور اب جبکہ ہمارے محبوب امام کا حکم ہے کہ ہم قرآن کریم ناظرہ اور پھر باترجمہ سیکھیں اور اس کے معارف پر غور کریں اور دوسروں کو اس دولت سے بہرہ ور کرنے کے لئے اپنے ایام کا ایک حصہ مختص کریں۔ تو ہمارا فرض ہے کہ اس بابرکت تحریک پر دل وجان سے لبیک کہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر

چندہ وقف جدید دوگنا کرنیوالے مخلصین کی تیسری فہرست

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ تحریک فرمائی تھی کہ وقف جدید کے کاموں کو وسعت دینے کے لئے جماعت کے مخلصین اپنی قربانی کے معیار کو بڑھائیں اور اپنے وعدوں کو کم از کم دوگنا کر دیں۔ حضور کی اس آواز پر جماعت کے بہت سے احباب نے لبیک کہا جن کی دو فہرستیں قبل ازیں حضور کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہیں اور اخبار بدر میں یہ دو فہرستیں بغرض دعا شائع ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو جزائے خیر بخشے آمین

اسی سلسلہ میں حسب ذیل تیسری فہرست بھی حضور انور کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہے چوتھی فہرست بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیر ترتیب ہے۔ اس لئے جو احباب ابھی تک کسی وجہ سے اس تحریک میں شامل نہیں ہو سکے ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی غفلت اور سستی کو ترک کرتے ہوئے اس میں جلد حصہ لیں۔ اور جو احباب پہلے سے اس میں شامل ہیں وہ اپنی قربانی کے معیار کو بڑھاتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے وعدوں کو دوگنا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب کو توفیق بخشے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

مکرم سید داؤد احمد صاحب مظفر پوری ۱۲۰/-
" مولوی عبد الحق صاحب فاضل مبلغ
سلسلہ مع اہل و عیال مظفر پوری ۴۰/-
" چوہدری فیض احمد صاحب قادیان ۲۴/-
محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ بنت عبد الرحیم
صاحب سندھی قادیان ۱۶/-
" امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احمد
صاحب قادیان ۱۳/۱۲
" اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ فضل الرحمٰن صاحب قادیان ۷/-
" سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قادیان ۱۴/-
" ربیعہ خانم صاحبہ اہلیہ مستری ہدایت اللہ
صاحب قادیان ۱۳/۵۰
" رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ عبد الستار صاحب قادیان ۱۳/۱۲
" رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مستری محمد دین صاحب قادیان ۱۳/۱۲
" صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مستری دین محمد صاحب قادیان ۱۲/-
" سعیدہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ مرزا محمود احمد صاحب " ۱۲/-
" بشیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب جیمہ " ۱۲/-
مکرم مولوی سید منظور احمد صاحب کٹکٹ ۲۰/-
" مولوی [illegible] صاحب " ۱۸/-
" ایم [illegible] صاحب احمدی قائم گنج ۲۵/-
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ کھیکیدار
بشیر احمد صاحب قادیان ۱۳/۱۲
محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ اہلیہ بدر الدین
صاحب عامل قادیان ۱۲/۵۰
" امۃ اللطیف صاحبہ بنت ٹھیکیدار
بشیر احمد صاحب قادیان ۱۶/-
مکرم سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ ۴۰/-
" " محمد اسمٰعیل صاحب " ۴۰/-
" محمود احمد صاحب " ۲۰/-
محترمہ امۃ اللہ صاحبہ محمود احمد صاحب " ۴/-
" حمری بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ معین الدین
صاحب چنتہ کنٹہ ۴/-
" امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ

محمد اسمٰعیل صاحب چنتہ کنٹہ ۴/-
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ اول محمود احمد
صاحب چنتہ کنٹہ ۴/-
محترمہ محبوب بی صاحبہ اہلیہ ثانی محمود احمد صاحب ۴/-
محترم حسن محمد صاحب بکال چنتہ کنٹہ ۶/-
محترمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ حسن محمد صاحب ۴/-
محترم عبد الغنی صاحب چنتہ کنٹہ ۸/-
محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الغنی صاحب ۴/-
محترم عبد الصمد خان صاحب چنتہ کنٹہ ۴/-
" عبد المنان صاحب " ۵/-
" سراج محمد صاحب " ۴/-
" شیخ محی الدین صاحب " ۴/-
" خواجہ حسین صاحب " ۲/-
" حسن محمد صاحب خورد " ۴/-
" امتیاز حسین صاحب " ۲/-
" محمد ابراہیم صاحب " ۲/-
" بشیر احمد صاحب واڈکوری " ۵/-
" عاشق احمد صاحب " ۲/-
" امیر احمد صاحب " ۲/-
" پادریالی عبد الکریم صاحب " ۴/-
" عبد اللہ شریف صاحب " ۴/-
" سندھی بالی صاحب " ۲/-
" غلام دستگیر صاحب " ۲/-
" مبارک احمد صاحب " ۲/-
" بشیر احمد صاحب غوری " ۴/-
" محمد فخر الدین صاحب " ۴/-
" پادریالی محمد سلیمان صاحب " ۲/-
" حفیظ اللہ شریف صاحب " ۲/-
" محمد شمس الدین صاحب " ۴/-
" سراج الدین صاحب " ۵/-
" مولوی عبد الحی صاحب " ۸/-
" منصور احمد صاحب " ۵/-
" شیخ طاہر الدین صاحب کیرنگ ۱۲/-

مکرم بابو محمد یوسف صاحب جموں ۲۴/-
" شیخ محمد علی صاحب قریشی بعدر کی
کنگ ٹاؤن ۲۴/-
" بقاء الرحمٰن صاحب جمعدار
او۔ ایم۔ پی۔ کٹک ۱۰/-
" محمد شریف صاحب حوالدار
او۔ ایم۔ پی کٹک ۱۰/-
" مبارک احمد خان صاحب ایم۔ پی " ۱۰/-
" عبد الغفار خان صاحب " ۶/-
" ظفر اللہ خان صاحب " ۶/-
" عطاء الرحمٰن صاحب ملین نائک او۔ ایم۔ پی کٹک ۶/-
" صلاح [illegible] صاحب " ۱۰/-
" جلال [illegible] صاحب " ۶/-
" نور الدین [illegible] صاحب " ۶/-
" جبرائیل خان صاحب " ۱۰/-
" رفیق الدین خان صاحب " ۶/-
" حمید محمد صاحب حوالدار میجر " ۶/-
" عبد الصمد خان صاحب " " ۶/-
" پی۔ احمد صاحب سہ گنا افضاچنگاڈی ۲۰/-
" پی۔ اے عبد القادر صاحب موگرال ۵۲/-
" بشارت احمد خان حوالدار میجر
او۔ ایم۔ پی کٹک ۱۰/-
" جلال الدین خان صاحب حوالدار میجر
او۔ ایم۔ پی۔ کٹک ۶/-
" عبد الصمد خان صاحب حوالدار میجر
او۔ ایم۔ پی۔ کٹک ۶/-
" اسرار محمد صاحب راڑکیلا ۱۶/-
" انوار محمد صاحب " ۱۶/-
" عبد الحفیظ صاحب چنتہ کنٹہ ۴/-

تیسری فہرست

نئے شریک ہونے والے احباب

مکرم [illegible] حیات النبی خان صاحب قادیان ۶/-
" شیخ محمد ابراہیم صاحب " ۶/-

مکرم عبد القادر صاحب اعوان قادیان ۶/-
" فتح محمد صاحب نجیب سراقی " ۶/-
" عبد الحمید صاحب " ۶/-
" مستری محمد اسماعیل صاحب " ۶/-
" بابا محمد رمضان صاحب " ۶/-
" نذیر احمد صاحب ننگلی " ۶/-
" محمد شریف صاحب شیخوپوری " ۶/-
" شفیق الدین خان صاحب
او۔ ایم۔ پی کٹک ۵/-
" شیخ اکرام صاحب ایم۔ پی کٹک ۴/-
" رحمت اللہ خان صاحب " ۶/-
" مطلب محمد صاحب " ۳/-
" عبد الستار صاحب " ۳/-
" غنی اللہ صاحب " ۳/-
" رحمٰن خان صاحب " ۲/-
" شیخ لیٰسین خان صاحب " ۲/-
" سید غلام مصطفیٰ صاحب مظفر پوری ۱۲/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ " " ۱۲/-
مکرم سید غلام مصطفیٰ صاحب
منجانب والدہ مرحومہ ۱۲/-
" سید غلام مصطفیٰ صاحب
منجانب ابن سید یوسف احمد صاحب ۱۲/-
" سید غلام مصطفیٰ صاحب
منجانب ابن سید خالد احمد صاحب ۱۲/-
" سید غلام مصطفیٰ صاحب
منجانب ابن سید رفیع احمد صاحب ۱۲/-
" سید غلام مصطفیٰ صاحب
منجانب بنت سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ ۱۲/-
" سید غلام مصطفیٰ صاحب
منجانب سیدہ حمیدہ بیگم صاحبہ ۱۲/-
مکرم مولوی عمر علی صاحب بنگالی قادیان ۶/-

ارشادات حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) "اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے انکی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دے گا۔ اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگو۔

(۲) "دنیا میں آج خدا تعالیٰ کو قریباً ہر گھر سے اور ہر گھر سے نکال دیا ہے اے احمدی مخلصو! خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو گے۔"

(۳) "سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کیلئے شائع کی جاتی ہیں۔ اے محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعوے دارو! کیا تم ان کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے؟" (الفضل خطبہ جمعہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۴ء مطبوعہ ۷ اپریل ۱۹۴۴ء) (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا
ایک اہم ارشاد

صدقہ وخیرات اور ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو اہم ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ احباب جماعت ان پر فوری توجہ دے سکیں۔

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو۔ کہ وہ ایسا راستہ کھول دے۔ جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اُس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندہ کی عقل نہیں پہنچتی اُس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو۔ صدقہ بہت دیا کرو۔ چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے"

نیز زکوٰۃ کے متعلق فرمایا۔

"جس چیز پر بخصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف قرآن کریم بار بار توجہ دلاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ روپیہ بے شک کماؤ۔ مگر جو کچھ کماؤ اُس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اسلام نے بے شک روپیہ کو بند رکھنا ناجائز قرار دیا ہے مگر روپیہ کمانا منع نہیں کیا۔ پس فرماتا ہے کہ اگر تم روپیہ کماتے ہو۔ اور کچھ روپیہ اپنی عارضی ضرورت کے لئے جمع کر لیتے ہو جس پر ایک سال گزر جاتا ہے تو اُس پر زکوٰۃ ادا کرو"

حضور رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشادات جماعت کی موجودہ مالی مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں اور جماعت کے ہر مخلص اور صاحب نصاب دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کریں اور جن پر زکوٰۃ واجب ہو وہ اس کی ادائیگی کریں۔

اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

ناظر بیت المال قادیان

میرا انہی سے پیوند ہے جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں

(از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

"میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اُس مال کو نہیں سمجھتا جو اُس کے صندوق میں بند ہے۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے عام خزائن کو اپنا سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے .... مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ میرا اُنہی سے پیوند ہے جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں!"

سیدنا حضرت اقدس نے مزید ارشاد فرمایا کہ

"تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو۔ اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اُس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اُس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کو چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا"

احباب کرام! مالی قربانی کی انجام دہی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشادات سے یہ واضح ہے کہ حضور احباب جماعت سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے تاکید فرماتے ہوئے یہ توقع رکھتے ہیں کہ احباب جماعت

جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند
میں
مرکزی مالی وفد کا پروگرام دورہ

ستمبر کے تیسرے ہفتہ میں مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ کلکتہ جنوبی ہند کی جماعتوں میں مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مالی دورہ کر رہے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ جملہ احباب جماعت و عہدیداران اس وفد سے پورا پورا تعاون فرمائیں گے اور مالی امور کے علاوہ حسب موقعہ جماعتوں کے تربیتی امور میں بھی اس دفعہ کی موجودگی سے فائدہ اُٹھائیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس دورہ کو مفید اور بابرکت بنائے۔ آمین

نمبر شمار	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	کیفیت
۱	قادیان	-	-	۳۰-۹-۶۶	
۲ ۳	حیدرآباد سکندرآباد	۲۴-۹-۶۶	۴	۲۸	مکرم امینی صاحب کلکتہ سے روانہ ہو کر ۲۳-۹-۶۶ کو حیدرآباد پہنچ جائیں گے
۴	کرنول	۲۹	۱	۳۰	
۵	چنتہ کنٹہ	۳۰	۲	۲-۱۰-۶۶	
۶	یادگیر	۳-۱۰-۶۶	۲	۵	
۷	بمبئی	۶	۲	۸	
۸	ہبلی۔ دھارواڑ	۸	۱	۹	
۹	شیموگہ	۱۰	۱½	۱۲	
۱۰	بنگلور	۱۳	۲	۱۵	
۱۱	مرکرہ	۱۵	۱½	۱۷	
۱۲	منگلور (موگرال۔ کبلہ۔ منجیشور)	۱۸	۱	۱۹	
۱۳	ینگاڈی	۱۹	۱½	۲۱	
۱۴	کنانور	۲۱	۲	۲۳	
۱۵	کوڈالی۔ کڈالائی	۲۳	۱	۲۴	
۱۶	کالیکٹ (کوڈیاتھور، منارگھاٹ۔ پیتھاپریم۔ کروالئی۔ الانلوز)	۲۳	۳	۲۶	
۱۷	کروناگاپلی	۲۶ شام	۲	۲۹	
۱۸	کوٹہ	۳۰	۲	۳-۱۱-۶۶	
۱۹	مدراس	۴-۱۱-۶۶	۲	۶ شام	
۲۰	دہلی	۹	۱	۱۰	
۲۱	قادیان	۱۱-۱۱-۶۶	-	-	

م۔ جماعت باوجود اپنی ذاتی و خاندانی ضروریات اور مشکلات کے دین کے کاموں کو مقدم رکھتے ہوئے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور حضور تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا۔ خاکسار دماغی کمزوری کے سبب بہت جلد پڑھا پڑھایا سبق بھول جاتا ہے کوئی بات یاد نہیں رہتی۔ نیز قریب ایک سال سے پیٹ کی شکایت شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے میں پریشان ہوں۔ درویشان قادیان بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے دست بستہ التجا ہے کہ میرے لئے درد دل کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری دماغی کمزوری و پیٹ کی شکایت دور کرے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار اکمل احمد احمدی چودہ کلاٹ

خبریں

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ وزیر دفاع مسٹر چوہان نے کہا ہے کہ اگر پاکستان نے بھارت کی طرف سے پیش کردہ دوستی کا ہاتھ تھام لیا تو یہ دونوں ملکوں کی تاریخ میں ایک نیا موڑ ثابت ہوگا اس سے بھارت اور پاکستان کے کروڑوں عوام کی زندگیوں میں خوشی اور خوشحالی آئے گی آپ نے کہا کہ بھارت اپنی امن پسندانہ روایات کے پیش نظر حصول امن کے لئے انتہائی ممکن حد تک جائے گا۔ لیکن پاکستان کو بھارت کے امن پسندانہ ارادہ کے متعلق کسی غلط فہمی میں نہ رہنا چاہیئے۔ اور اس کی امن پسندی کو کمزوری نہ سمجھنا چاہیئے۔ اور یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ اگر بھارت کی علاقائی یکجہتی اور جمہوری طرز معاشرت کو خطرہ پیدا ہوا تو بھارت ہر خوددار قوم کی طرح پوری طاقت سے اپنا دفاع کرے گا

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ مولوی عبد الغنی ممبر راجیہ سبھا نے راشٹرپتی کو ایک خط لکھا ہے جس میں ان سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ پنجاب ری آرگنائزیشن بل کی منظوری نہ دیں۔ کیونکہ اس میں کئی خامیاں ہیں۔ جو آئین کے منافی ہیں۔ اور جنہیں سپریم کورٹ میں چیلنج کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں بل کی دفعہ ۳ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ آئین کی دفعات ۱۷۱ اور ۲۲۳ کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ اسی طرح بل کی دفعہ ۱۳ جس کا تعلق ہریانہ کے ممبران اسمبلی کی تعداد سے ہے آئین کے منافی ہے کیونکہ ہریانہ اسمبلی کے ممبروں کی تعداد ۵۴ ہے۔ جبکہ کوئی صوبہ ۶۰ سے کم ممبروں کی تعداد کی بنا پر نہیں بن سکتا۔

جالندھر ۱۲ ستمبر۔ آج انڈیا جن سنگھ کی ہدایات پر آج سے پنجاب بھر میں جن سنگھ ورکروں نے مہنگائی کے خلاف تین روزہ دھرنا اور ایجی ٹیشن شروع کر دی۔ جیسا کہ آج جالندھر میں مسٹر موہن لال کالیہ میونسپل کمشنر کی رہنمائی میں سٹی مندر سے جلوس نکالا گیا۔ اس جلوس میں مہنگائی ختم کرو۔ سرکاری خرچ کم کرو۔ ایریا زمی ختم کرو اور بھکمری ختم کرو کے نعرے لگا رہے تھے۔

پیرس ۱۲ ستمبر۔ فرانس نے کل شام جنوب مغربی بحر الکاہل میں مرورا توا کے مقام پر ایک ایٹمی تجربہ کیا۔ یہ ایٹم بم ایک سو پچاس فٹ کی بلندی سے ایک غبارہ میں پھینکا گیا۔ تجربہ کے مقام سے ۷۵ میل دور فرانس کے صدر ڈیگال ایک جنگی جہاز میں بیٹھ کر ایٹمی تجربہ کے رد عمل کا جائزہ لے رہے تھے۔ فرانسیسی حلقوں نے بتایا ہے کہ امریکہ نے گذشتہ جنگ میں ہیروشیما میں جو بم گرایا تھا فرانس کا بم اس سے دس گنا زیادہ طاقت کا ہے۔

پیکن ۱۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ چین کے سرخ محافظوں نے اب اپنے مخالفوں کے خلاف کھلے عام مقدمات چلانا شروع کر دیئے ہیں۔ چینی اخبار پیپلز ڈیلی نے اعتراف کیا ہے کہ سرخ محافظوں کے معاملہ پر کمیونسٹ پارٹی میں پھوٹ پڑ گئی ہے اور پارٹی کے کچھ سرکردہ عہدیداروں نے سرخ محافظوں پر مرکزی کمیٹی کے کنٹرول کے خلاف بغاوت کر دی ہے

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ آج گرانی، روپے کی قیمت میں کمی اور حکومت کی اقتصادی پالیسیوں کے خلاف بطور پروٹسٹ جن سنگھ نے آج تین روزہ ملک گیر ایجی ٹیشن شروع کی۔ دہلی میں ۱۵۱ جن سنگھ ورکروں نے پردھان منتری کی جائے رہائش پر ۲۴ گھنٹے کا برت شروع کیا۔ ان کی رہنمائی دہلی جن سنگھ کے جنرل سیکرٹری شری کیدار ساہنی کر رہے تھے۔ دوسرے گروپ کل پرسوں برت رکھیں گے۔ جے پور کی اطلاع ہے کہ راجستھان میں مختلف شہروں میں کانگرس کے آفس کے باہر دھرنا دینے والے ۱۴۰ جن سنگھ ورکر گرفتار کر لیئے گئے۔ پٹنہ کی اطلاع ہے کہ وہاں جن سنگھ کے ۷۲ ورکروں کو جن میں ۲۰ دیویاں بھی ہیں۔ اس وقت گرفتار کر لیا گیا جب انہوں نے پولیس کا گھیرا توڑ کر دفتر میں گھسنے کی کوشش کی الہ آباد میں ۲۱ جن سنگھ ورکروں نے کلکٹریٹ کے احاطہ میں ۲۴ روزہ بھوک ہڑتال شروع کی۔ مینپوری ان پور تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں ۵۰ ورکروں نے بھوک ہڑتال کی۔ بھوپال میں مدھیہ پردیش جن سنگھ کے صدر شری پٹھوا اکرا اور ۶۵ جن سنگھ ورکروں نے مدھیہ پردیش اسمبلی ایریا کو ممنوعہ علاقہ قرار دینے کے حکم کی خلاف ورزی کر کے اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کیا۔

بمبئی ۱۲ ستمبر۔ کل رات یہاں مرکزی وزیر تعلیم شری ایم سی چھاگلہ کو ایک پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں داخل کرایا گیا۔ ان کو دل کا معمولی دورہ پڑا تھا۔ آج قریب ۱۱ بجے ان کے ایک رشتہ دار نے بتایا کہ شری چھاگلہ کی حالت کل سے بہتر ہے ؎

دورہ پروگرام

مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر فاضل انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ از ۹/۶۶-۱۰ تا ۹/۶۶-۳۰

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر فاضل ذیل میں لکھی ہوئی جماعتوں میں مورخہ ۹/۶۶-۱۰ تا ۹/۶۶-۳۰ دورہ کر رہے ہیں جس میں وہ حسابات کی چیکنگ اور چندہ جات کی وصولی کا کام سر انجام دیں گے۔ امید ہے کہ عہدیداران مال اور دیگر احباب اُن سے کما حقہ تعاون کرتے ہوئے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	کیفیت
۱	خوردہ ٹاؤن	۶۶-۹-۱۰	۱	۶۶-۹-۱۱	
۲	کیرنگ	۱۱	۲	۱۳	
۳	مانکا گوڑا	۱۳	۱	۱۴	
۴	نیا گڑھ	۱۴	½	۱۴	
۵	کٹک	۱۴	½	۱۵	
۶	سونگھڑہ	۱۵	۲	۱۷	
۷	کیندرا پاڑہ	۱۷	۱	۱۸	
۸	کرڈاپلی	۱۸	۱	[illegible]	
۹	پینکال	۲۰	۱	۲۰	
۱۰	کوٹ پلہ	۲۱	۲	[illegible]	
۱۱	بھدرک	۲۴	۱	۲۵	
۱۲	سورو	۲۶	۲	۲۸	
۱۳	رونگلہ	۲۸	۲	۳۰	

تعلیم قرآن (بقیہ صفحہ ۲)

ہر جماعت اس طرح کا پروگرام مرتب کرنے اور پھر اس پر عمل درآمد کرنے کے بعد اپنی کارگزاری کی باقاعدہ رپورٹ مرکز میں ضرور بھجواتی رہے تا نظارت اپنی مجموعی رپورٹ مرتب کر کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کرتی رہے اور حضور کی دعائیں احباب کے شامل حال ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہنے اور اس کے مطابق کلام الٰہی پڑھنے پڑھانے اور اس کے علوم و معارف حاصل کرنے کی بڑھ چڑھ کر توفیق دے اور ہم سب کی عاقبت کو سنوار دے۔ آمین ؎